احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

مئی 2017ء

قبولیتِ توبہ کی شرائط

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری
کا خصوصی خطاب

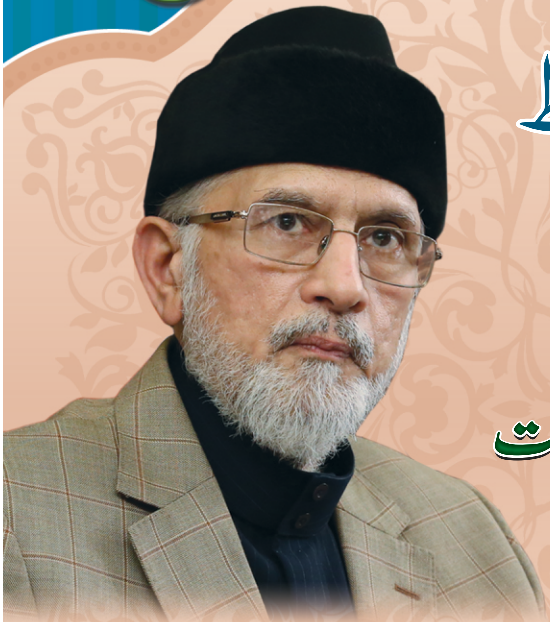

شبِ برأت کی شرعی حیثیت و فضیلت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امت مسلمہ کی وکالت کا حق ادا کر دیا
اندرون و بیرون ملک قائد ڈے تقریبات کا انعقاد

مَوتُ العَالِمِ مَوتُ العَالَم

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

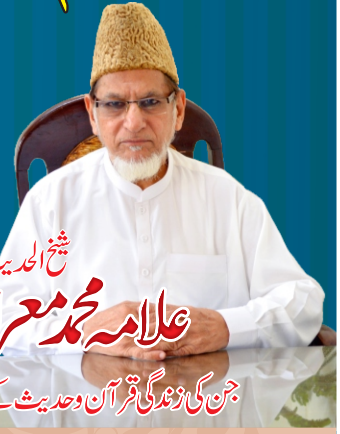

شیخ الحدیث حضرت
علامہ محمد معراج الاسلام
جن کی زندگی قرآن وحدیث کے علوم کے فروغ کیلئے وقف تھی

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام
23 شادیوں کی پُروقار اجتماعی تقریب

پاکستان میں تعلیمی شعبہ کی حالتِ زار
(خصوصی رپورٹ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کے موقع پر محفل سماع و دعائیہ تقریب

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیراہتمام نصابی کتب کی تقریب رونمائی

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام ”شادیوں کی اجتماعی تقریب“

منہاج القرآن یوتھ لیگ (سیالکوٹ) کے زیراہتمام سفیر امن سیمینار

منہاج القرآن علماء کونسل کے زیراہتمام ”تحدیث نعمت کانفرنس“

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضانِ نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ

زیرِ نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد شمارہ 5 / شعبان ۱۴۳۸ھ / مئی 2017ء

حسن ترتیب

اداریہ۔ فروغ پذیر انتہا پسندانہ رُجحانات اور اداروں کا کردار	چیف ایڈیٹر	3
(القرآن) ۔ قبولیتِ توبہ کی شرائط	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	5
(الفقہ) ۔ آپ کے فقہی مسائل	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	11
شبِ برأت کی شرعی حیثیت وفضیلت	حافظ ظہیر احمد الاسنادی	14
پاکستان میں تعلیمی شعبہ کی حالتِ زار۔ ایک تحقیق	خصوصی رپورٹ	20
شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد معراج الاسلام کا انتقالِ پُرملال		23
شیخ الاسلام کی تصنیف ’’توبہ واستغفار‘‘ ایک تعارف	جلیل احمد ہاشمی	25
منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن۔ ہدایات زکوٰۃ مہم 2017ء		27
MWF کے زیرِ اہتمام 23 اجتماعی شادیوں کی تقریب		29
قائد ڈے تقریبات 2017ء رپورٹس		32

چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی
ایڈیٹر: محمد یوسف
ڈپٹی ایڈیٹر: طالب حسین سواگی

مجلس مشاورت
صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم، جی ایم ملک، تنویر احمد خان
سرفراز احمد خان، منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی
محمد ندیم چودھری

قلمی معاونین
علامہ محمد معراج الاسلام، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
پروفیسر محمد نصراللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی
پروفیسر محمد الیاس اعظمی، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
علامہ شہزاد مجددی، محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم — گرافکس: عبدالسلام
خطاطی: محمد اکرم قادری — عکاسی: قاضی محمود الاسلام

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس وسالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبر شپ/ رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے
سالانہ خریداری: 350 روپے

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور Ext:128 UAN:042-111-140-140

حمد باری تعالیٰ

لائقِ حمد و ثناء، میرا خُدا
خالقِ ارض و سماء، میرا خُدا
رحمتیں ہیں جس کی سب کے واسطے
عام جس کی ہے عطا، میرا خُدا
جھولیاں منگتوں کی بھرنے کے لئے
رکھے اپنا در کھلا، میرا خُدا
عیب پوشی کرکے میری ہر گھڑی
ہے بھرم رکھتا سدا، میرا خُدا
غم کے طوفانوں میں بھی کشتی مری
ڈوبنے سے لے بچا، میرا خُدا
سختیوں میں بھی مئے "لاتقنطوا"
مجھ کو دیتا ہے پلا، میرا خُدا
خشک ہوں جب کھیتیاں امید کی
بھیجے رحمت کی گھٹا، میرا خُدا
ذکر اس کا حرزِ جاں ہر دم رہے
کاش دے ایسا نشہ، میرا خُدا
میری نسلیں دیں پہ اُس کے ہوں نثار
کاش سن لے یہ دعا، میرا خُدا
جو بھی مانگوں صدقۂ دُرِّ یتیمؐ
مجھ کو کرتا ہے عطا، میرا خُدا
کاش ہمدانؔی کو رکھے عمر بھر
محوِ نعتِ مصطفیٰؐ، میرا خُدا

(انجینئر اشفاق حسین ہمدانؔی)

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

مدینے کے پہاڑو سنگریزہ ہوں ندامت کا
مجھے اپنا لیں دامن میں، کوئی گوشہ سکونت کا

مدینے کی ہواؤ مَیں ہوں برگ خشک کی صورت
اڑا لے جاؤ مجھ کو مَیں بھی دیکھوں باغ رحمت کا

سہانے راستو لے جاؤ مجھ کو تم ہی اس در تک
جہاں پر فیض بٹتا ہے براءت کا شفاعت کا

سیہ کاری خطا کاری پہ نادم، اُن کی چوکھٹ پر
جھکی نظریں جھکا چہرہ، نہ تھا یارا صراحت کا

چھپاتا کس طرح چہرہ گنہ آلود ہاتھوں سے
بڑا احسان ہے مجھ پر مرے اشکِ ندامت کا

زباں پر نعت ہے اور دل مزین ہے درودوں سے
چمکتا ہے مرے سینے میں نور اُنؐ کی محبت کا

مَیں اب تا حشر بیٹھوں یا رسول اللہؐ چوکھٹ پر
سرِ محشر مرے سر پر ہو سایہ ابرِ رحمت کا

عزیزؔ آنکھوں سے ٹپکے آخرِ شب درد کا دریا
کسی پہلو نہ چین آئے، یہ ہے سامان راحت کا

(شیخ عبدالعزیز دباغ)

اداریہ

فروغ پذیر انتہا پسندانہ رُجحانات اور اداروں کا کردار

امن و سلامتی کے پیامبر دین اسلام کے نام پر حاصل کیے گئے پاکستان میں بدقسمتی سے انتہا پسندی، دہشت گردی، فرقہ واریت اور عدمِ برداشت کے غیر اِسلامی و غیر اِنسانی رویے دن بدن اپنی جڑیں گہری کرتے چلے جا رہے ہیں۔ انتہا پسندانہ و متشدد رویوں نے زندگی کے ہر شعبے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اِختلاف سیاسی ہو یا سماجی، مذہبی ہو یا معاشی؛ پہلے ہی مرحلہ میں ردّعمل انتہائی اور جان لیوا ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے ایسے واقعات آئے روز پیش آتے ہیں جنہیں ذہن میں لاتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان واقعات کے ذمے دار عوام اور حکومتی انتظامی ادارے دونوں ہیں۔ عوام میں قانون کا احترام، قانون پر اعتماد اور معاملے کی تہہ تک جانے کی صلاحیت کا فقدان ہے جب کہ حکومتی ادارے بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ نتیجہ سوسائٹی کے اندر انتشار، فساد اور خون ریزی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔

گزشتہ 10 سال کے اندر پیش آنے والے واقعات پر نگاہ دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبی و سیاسی انتہا پسندی کے باعث بیشتر واقعات میں کئی بے گناہ لوگوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں۔ حالاں کہ دین اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کیا جائے تو یہ جان و مال کے تحفظ اور حرمت کا دین ہے کہ جس میں کسی بے گناہ کو نقصان پہنچانے اور شدید ردّعمل دینے کی ممانعت ہے۔ نیز سب سے بڑھ کر یہ کہ کسی بھی خبر پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لینے کی بھی سختی سے ممانعت کی گئی ہے۔ اس حوالے سے تحقیق اور تصدیق کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے اور سنی سنائی باتوں پر کان نہ دھرنے کے احکامات صادر کیے گئے ہیں۔ حال ہی میں ہم نے دیکھا کہ عبد الولی خان یونی ورسٹی میں مشال خان نامی نوجوان کے ساتھ جو واقعہ پیش آیا وہ ہمارے مذکورہ بالا خدشات کو تقویت دیتا ہے کیونکہ مشال خان کے قتل کے مرکزی کردار وجاہت کے حوالے سے مجسٹریٹ کو دیا گیا جو بیان قومی میڈیا نے نقل کیا ہے، اس کے مطابق ملزم وجاہت کا کہنا ہے کہ اس نے یونی ورسٹی انتظامیہ کے کچھ ممبرز کے کہنے پر مشال خان کے خلاف اِشتعال پھیلایا اور طلبہ کو تشدد پر اُکسایا۔ بہرحال اس ضمن میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اَز خود نوٹس لے چکے ہیں اور خیبر پختونخواہ کی حکومت نے جوڈیشل کمیشن بھی تشکیل دے رکھا ہے۔ ہمیں کمیشن کی رپورٹ کا انتظار کرنا چاہیے تا کہ پس پردہ اصل حقائق منظر عام پر آسکیں۔

جہاں تک انسانی جان کے تحفظ اور حرمت کا تعلق ہے تو اس حوالے سے قرآنی آیات، متعدد احادیث مبارکہ اور خلفاے راشدین کے اقوال پیش کیے جاسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور یہ فرماتے سنا: (اے کعبہ!) تو کتنا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کتنی پیاری ہے، تو کتنا عظیم المرتبت ہے اور تیری حرمت کتنی زیادہ ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! مومن کے جان و مال کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے زیادہ ہے اور ہمیں مومن کے بارے میں نیک گمان ہی رکھنا چاہیے۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ (قتلِ ناحق کے نتیجے میں) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔ (صحیح مسلم)

یہاں اِستعارے کی زبان میں بات کی گئی ہے یعنی ممکن ہے کہ ہتھیار کا اشارہ کرتے ہی وہ شخص طیش میں آجائے اور غصہ میں بے قابو ہو کر اسے چلا دے۔ اس عمل کی مذمت اور قباحت بیان کرنے کے لیے اسے شیطان کی طرف منسوب کیا گیا ہے تا کہ لوگ

اِسے شیطانی فعل سمجھیں اور اس سے باز رہیں۔ ایک حدیث مبارکہ میں تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے۔ (سنن ترمذی)

اسی طرح صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے جان و مال کو بھی ہر طرح کا تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ حضرت ابو بکرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کسی غیر مسلم شہری کو ناحق قتل کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دے گا۔ (سنن ابی داؤد)

اس طرح سے بے شمار احادیث اور آثار و اقوال غیر مسلموں کے جان و مال کے تحفظ پر وارد ہوئے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ اسلام میں تو حیوانات و نباتات کے تحفظ کے بارے میں بھی خصوصی تعلیمات دی گئی ہیں۔ لہٰذا کسی پر بھی الزام لگا کر اس کی جان لینے والے اپنے اعمال، ایمان اور اپنی مسلمانیت کا جائزہ لیں کہ وہ کس طرح قتل ناحق کا اِرتکاب کر کے معاشرے میں فساد پھیلانے کے ساتھ ساتھ جہنم کا ایندھن بن رہے ہیں۔ بے گناہوں کی جان لینے والے قیامت کے دن اس نبی آخر الزماں ﷺ کا سامنا کیسے کریں گے جن کا فرمان ہے کہ مومن کی حرمت کعبہ کی حرمت سے زیادہ ہے اور یہ کہ کوئی اپنے بھائی کو ناحق قتل کرنا دور کی بات اس کی طرف ہتھیار کا رخ بھی نہ کرے۔ مردان یونی ورسٹی میں پیش آنے والے واقعے نے پاکستانی معاشرے میں پائی جانے والی متشدد اور انتہا پسندانہ سوچ کو نمایاں کیا ہے کہ کس طرح اپنے ذاتی، گروہی اور فروعی اختلافات کی بنیاد پر ثواب اور جنت کے حصول کے لیے انسانی جان سے کھیلنے کے خلافِ قرآن و حدیث، خلافِ اِنسانیت اور خلافِ آئین و قانون جرم کے ارتکاب میں کوئی عار محسوس نہیں کیا جا رہا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے انتہا پسندانہ نظریات کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کے سدباب کے لیے 600 صفحات پر مشتمل تاریخی ڈاکومنٹ دیا ہے۔ اس کے علاوہ فروغِ اَمن اور اِنسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے 36 کتب پر مشتمل نصاب بھی مرتب کیا ہے کہ کس طرح سوسائٹی کے تمام طبقات بشمول طلباء و طالبات اور نوجوانوں کو انتہا پسندانہ اور متشدد سوچ اور خارجی فکر سے بچایا جا سکتا ہے۔ 18 اپریل کو ایک قومی اخبار نے خبر دی کہ بعض بدنام زمانہ غیر ملکی خفیہ ایجنسیوں نے پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کروانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ اس ضمن میں جعلی ویب اور سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے توہین آمیز مواد جاری کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف مسالک کے مابین گمراہ کن فتاویٰ جاری کر کے انہیں لڑوایا جائے گا اور لوگوں کو احتجاج اور قتل و غارت گری پر اکسایا جائے گا۔ پاکستان اس وقت نازک ترین حالات سے گزر رہا ہے۔ حکومتی اداروں کو چاہیے کہ وہ کوئی واقعہ رونما ہو جانے کے بعد حرکت میں آنے کی بجائے قبل از وقت حالات کی نزاکت کو بھانپیں اور گستاخانہ مواد کی اشاعت کا سدباب کریں۔ حکومت کے خلاف احتجاجی پوسٹس کرنے والے کو تو ایجنسیاں فوری پکڑ لیتی ہیں مگر توہین آمیز مواد شائع کرنے والوں کو نہیں پکڑا جا سکتا! علماء، ججز، وکلاء اور پروفیسرز و اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ اتحاد اور یکجہتی کے لیے اپنا قومی و ملی کردار ادا کریں اور فتنہ و فساد بپا کرنے کی اندرونی و بیرونی سازشوں کو ناکام بنائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سادہ لوح طلباء، خواتین و حضرات اور نوجوانوں کو فکر و شعور دینے کی ضرورت ہے کہ وہ بلا سوچے سمجھے کسی وقتی اور سطحی اشتعال کے تحت شدید ردِّعمل دینے سے گریز کریں اور ہرگز قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں بلکہ ایک مہذب اور باشعور قوم کو تشکیل دینے اور جدید معاشرے کا تشخص پروان چڑھانے کے لیے آئین و قانون کی پاس داری کریں کہ یہی ہمارے پیارے دین اِسلام کی تعلیمات ہیں۔ (چیف ایڈیٹر)

قبولیت توبہ کی شرائط

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ☆

یہ ایک طے شدہ امر ہے کہ جب کسی منزل کا حصول مقصود ہو یا کسی مقام و منزل تک پہنچنا مطلوب ہو تو اس سلسلے میں مسافر کو کچھ بنیادی شرائط پورا کرنا ہوتی ہیں جن پر عمل پیرا ہوئے بغیر کامیابی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جس قدر کوئی کام اہم ہوگا اُسی قدر اس کی شرائط بھی اہمیت کی حامل ہوں گی۔ توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک عظیم الشان مبارک فعل ہے کہ بندہ اپنے جملہ گناہوں، برائیوں اور نافرمانیوں سے شرمندہ اور تائب ہو کر اس کی بندگی اختیار کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ عرفاء نے اپنے اپنے طریق پر توبہ کی مختلف شرائط بیان کی ہیں، یہ شرائط ایسی ہیں کہ جن پر پورا اترنے کے بعد توبہ انسان کے لئے دنیا اور آخرت میں سود مند ہو سکتی ہے۔

حقیقت میں توبہ وہی ہے جو زبان سے ادا ہو کر قلب و روح کی گہرائیوں میں اتر جائے اور بندے کی باقی ماندہ زندگی کے ماہ و سال کی کایا پلٹ کر رکھ دے۔ جھوٹے لوگوں کی توبہ ان کی زبان کی نوک پر ہوتی ہے۔ وہ محض **استغفر اللہ** کہنے کو توبہ سمجھتے ہیں یعنی زبان سے توبہ کا لفظ ادا کرتے رہتے ہیں لیکن ان کے دل پر ان الفاظ کی ادائیگی کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔

حقیقی توبہ کے باعث تائب کی تمام لغزشیں، کوتاہیاں اور تمام گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ یوں مٹ جاتے ہیں جیسے وہ ابھی ماں کے بطن سے نومولود بچے کی طرح معصوم پیدا ہوا ہو۔ توبہ سے قبل وہ گناہوں کے باعث جہنم کا مستحق تھا لیکن توبہ نے بندے کو اسفل سافلین سے اٹھا کر اعلیٰ علیین کے مقام پر فائز کر دیا۔ بلاشبہ توفیقِ توبہ سب سے بڑی نعمت ہے۔ اس سے محرومی، بخشش و معرفت کی محرومی سے کہیں بڑھ کر خطرناک ہے۔ کیونکہ بخشش و معرفت تو توبہ کے لوازمات اور اس کے پیچھے آنے والی ہے جبکہ توبہ سے محرومی ایمان کے برباد ہو جانے کے مترادف ہے۔

شرائطِ توبہ کے جمع ہونے پر توبہ کی قبولیت بفضل تعالیٰ یقینی ہو جاتی ہے۔ عمومی طور پر توبہ کی شرائط درج ذیل ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر انسان سچی توبہ کی برکات سے دائمی طور پر مستفیض ہو سکتا ہے:

۱۔ ندامت و شرمندگی

توبہ کی پہلی اور بنیادی شرط یہ ہے کہ انسان اپنے برے طور طریقوں اور اعمال پر شدید پشیمانی اور شرمندگی محسوس کرے۔ یہ ندامت دراصل برے کاموں سے کنارہ کشی کی طرف پہلا قدم ہے۔ ندامت کے صحیح ہونے کی علامات میں دل کا نرم ہو جانا اور کثرت سے آنسوؤں کا جاری ہونا ہے کیونکہ جب دل کو اللہ اور اللہ کے محبوب رسول ﷺ کی ناراضگی کا احساس جکڑ لے اور اس پر عذاب کا خوف طاری ہو جائے تو یہ گریہ و زاری کرنے والا اور غم زدہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

النَّدَمُ تَوْبَةٌ. (أحمد بن حنبل، المسند، ۱:۳۷۶، رقم:۳۵۶۸)

"ندامت ہی توبہ ہے۔"

☆ شیخ الاسلام کی تصنیف "توبہ و استغفار" سے ماخوذ

انسان اخلاص کے ساتھ حقیقی ندامت کے طفیل ایک ہی قدم میں مغفرت کی منزل پا لیتا ہے۔ جمہور محققین کے نزدیک خالص ندامت ہی توبہ کی اصل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ممکن نہیں۔ جب بندہ مولیٰ کی توفیق سے اپنے اعمال پر غور کرتا ہے تو اسے اپنے کئے ہوئے برے افعال پر افسوس ہوتا ہے جس سے ندامت جنم لیتی ہے۔ جب کسی سے محبت کا قلبی تعلق قائم ہو جائے تو اس کی نافرمانی کرنے سے شرم آتی ہے۔ یہی شرم و حیا بندے کو توبہ کے دروازے پر لے جاتی ہے۔ حقیقی ندامت کی نشانی یہ ہے کہ دل میں رِقّت آ جائے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق ؓ نے فرمایا:

اِجْلِسُوْا إِلَى التَّوَّابِيْنَ فَإِنَّهُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً.

(غزالی، احیاء علوم الدین، ۴: ۱۵)

''توبہ کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو اس لئے کہ ان کے دل سب سے زیادہ رقیق ہوتے ہیں (تاکہ اُن کی صحبت سے تمہیں بھی رقت نصیب ہو جائے)۔''

۲۔ ترکِ گناہ و معصیت

توبہ کے عمل میں داخل ہونے کا یہ پہلا قدم ہے کہ انسان ندامت محسوس کرتے ہوئے ہر قسم کے گناہ سے کنارہ کش ہو جائے۔ برے فعل پر شرمندگی اور پشیمانی کے احساس سے بندے کے دل میں گناہ ترک کرنے کا داعیہ جنم لیتا ہے اور بندہ شرم محسوس کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایک کمزور اور حقیر ترین مخلوق ہو کر اس کے ساتھ اپنے تعلقِ بندگی کی حیاء نہ کی اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوا۔ یہ احساس ترکِ گناہ پر منتج ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَإِنْ تَابَ وَنَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَإِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلَفَ قَلْبُهُ. (ترمذي، السنن، كتاب تفسير القرآن، ۵: ۴۳۴، رقم: ۳۳۳۴)

''مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اگر وہ ڈٹا رہے اور زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔''

☆ حضرت ذوالنون مصریؒ نے فرمایا:

اَلْإِسْتِغْفَارُ مِنْ غَيْرِ إِقْلَاعٍ هُوَ تَوْبَةُ الْكَاذِبِيْنَ.

(قشيري، الرسالة: ۹۵)

''گناہ سے باز آئے بغیر توبہ کرنا جھوٹے لوگوں کی توبہ ہے''۔

☆ حضرت یحییٰ بن معاذؒ نے فرمایا:

زَلَّةٌ وَّاحِدَةٌ بَعْدَ التَّوْبَةِ أَقْبَحُ مِنْ سَبْعِيْنَ قَبْلَهَا.

''توبہ کے بعد کی ایک لغزش توبہ سے پہلے کی ستر لغزشوں سے بدتر ہے''۔ (قشيري، الرسالة: ۹۷)

☆ محمد زُقاقؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو علی روذباری سے توبہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: گناہوں کا اعتراف، غلطیوں پر ندامت اور گناہوں کا ترک کرنا توبہ ہے۔ (سلمي، طبقات الصوفية: ۲۷۲)

زندگی ایک میدانِ عمل ہے جس میں حقیقی کامیابی عملِ صالح کے بغیر ممکن نہیں اور ترکِ گناہ کے بغیر عملِ صالح کا کوئی تصور نہیں۔ بدقسمتی سے مذہبی اور دنیوی امور کو علیحدہ علیحدہ پلڑوں میں رکھنے کے باطل طریقۂ کار نے ہمارے معاشرے میں نیکی کے تصور کو دھندلا دیا ہے۔ بیک وقت لُوٹ کھسُوٹ، ظلم و ناانصافی، حلق تلفی اور مفاد پرستی بھی جاری ہے اور عبادات کے نظام پر بھرپور توجہ بھی۔

حقیقت یہ ہے کہ اس منافقانہ طرزِ عمل کی موجودگی میں ترکِ گناہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ حقیقی توبہ اسی وقت ہوگی جب توبہ کے بعد گناہ کو بھی مکمل طور پر ترک کر دیا جائے۔

۳۔ توبہ پر پختہ رہنے کا عزم

انسان اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور پختہ عہد کرے کہ

جن نافرمانیوں، خطاؤں اور گناہوں کا ارتکاب کر چکا ہے آئندہ یہ اس کی زندگی میں کبھی داخل نہیں ہوں گے کیونکہ توبہ کی ابدی سلامتی کا انحصار اس پر ہے کہ وہ کس قدر اپنے عہد پر پختہ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

اِلَّا الَّذِیۡنَ تَابُوۡا وَاَصۡلَحُوۡا وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰہِ وَاَخۡلَصُوۡا دِیۡنَہُمۡ لِلّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ط وَسَوۡفَ یُؤۡتِ اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَجۡرًا عَظِیۡمًا○

’’مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کر لی وہ سنور گئے اورانہوں نے اللہ سے مضبوط تعلق جوڑ لیا اور انہوں نے اپنا دین اللہ کے لیے خالص کر لیا تو یہ مومنوں کی سنگت میں ہوں گے اور عنقریب اللہ مومنوں کو عظیم اجر عطا فرمائے گا‘‘۔ (النساء،۴: ۱۴۶)

اس آیت مبارکہ میں ﴿الَّذِیۡنَ تَابُوۡا﴾ کے الفاظ بندے کی توجہ اس طرف مبذول کر رہے ہیں کہ اس کی سابقہ زندگی میں جس قدر بھی غلطیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئیں وہ سچے دل کے ساتھ توبہ کا طلب گار بن کر اپنے گناہوں پر ندامت محسوس کرتے ہوئے گڑگڑا کر اللہ رب العزت کی بارگاہ سے عفو و درگزر کی دراخواست کرے۔ درحقیقت بندے کا اپنے سابقہ کئے گئے اعمال پر ندامت محسوس کرنا اپنے جملہ گناہوں سے روگردانی کے مترادف ہے۔ بندہ جب تک نادم رہے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر سایہ فگن رہے گی۔

اِس ضمن میں حضرت امام غزالی توبہ کے باب میں ایک حکایت لائے ہیں کہ حضرت آدم ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! اگر میری توبہ کی قبولیت کے بعد بھی مجھ سے اس بارے میں سوال ہوا تو میرا ٹھکانہ کیا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی: اے آدم! آپ نے اپنی اولاد کے لئے بطور وراثت رنج و تکلیف بھی چھوڑی اور توبہ بھی۔ ان میں سے جو مجھے پکارے گا تو میں اس کی دعا قبول کروں گا جس طرح آپ کی دعا قبول کی ہے۔ جو مجھ سے بخشش مانگے، میں اس سے بخل نہیں کروں گا کیونکہ میں قریب ہوں اور دعا قبول کرنے والا بھی۔ اے آدم! میں توبہ کرنے والوں کو قبروں سے اس طرح باہر لاؤں گا کہ وہ خوش ہوں گے اور ہنس رہے ہوں گے اور ان کی دعا قبول ہوگی۔

(غزالی، إحياء علوم الدين، ۴:۵)

محض زبان سے توبہ کرنا منافقین کا عمل ہے۔ گناہ کو چھوڑنے کا پختہ ارادہ نہ کرنا اور حقیقی توبہ کے بعد بشری تقاضے کے باعث گناہ کا سرزد ہو جانا دو جدا باتیں ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اُس کے علم میں ہے کہ کون اپنی توبہ میں سچا اور کون جھوٹا ہے۔ حقیقی توبہ کے بعد بشری کمزوری کے باعث کسی بندے سے گناہ کا سرزد ہونا ممکن ہے لیکن اگر وہ گناہ کرنے کے بعد ستر بار بھی معافی مانگے تو توبہ قبول ہو گی لیکن اگر کوئی لوگوں کے سامنے خود کو نیک و پارسا ظاہر کر کے دھوکہ دینے کی غرض سے توبہ کرے گا اور پھر گناہوں میں مبتلا ہو گا تو اس کا معاملہ جدا ہے۔ اس لئے کہ اس نے تو علیم و خبیر رب تعالیٰ کو (نعوذ باللہ) اپنے طور پر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ بظاہر دیکھنے میں مذکورہ دونوں افراد کا عمل ایک جیسا نظر آتا ہے کہ گناہ پر گناہ کئے جا رہے ہیں مگر حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے معاملے کے اعتبار سے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

۴۔ اصلاحِ احوال

توبہ کی یہ شرط تائب سے اگلے مرحلے کا تقاضا کرتی ہے اور وہ مرحلہ سنور جانے یعنی اصلاحِ احوال کا ہے۔ حقیقی ندامت انسان کے اندر ایک ہمہ گیر تبدیلی کو جنم دیتی ہے۔ ندامت صرف توبہ کے الفاظ ادا کرنے اور خالی آنسو بہانے کا نام نہیں۔ ندامت اور اس کے نتیجہ میں توبہ کا اختیار کر لینا احوالِ حیات کا مکمل طور پر تبدیل ہو جانا ہے۔ جب تک توبہ کرنے والا اصلاح کی فکر نہیں کرتا وہ تائب ہی نہیں ہوتا۔ گناہوں سے شرمندگی کے باعث آنکھوں کا اشک ریز ہونا بھی قیمت پاسکتا ہے اگر اس کے نتیجے میں انسان کی

زندگی سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، فسق و فجور، ظلم و ناانصافی، شہوت رانی اور ہوس پرستی جیسے جملہ رذائلِ اخلاق کلیتاً خارج ہو جائیں اور انسان گناہوں سے یکسر پاک ہو کر اطاعت و بندگی کا پیکر بن جائے۔

توبہ کرنا کوئی معمولی فعل نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بننے کا مقام ہے جیسے کہ خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ. (البقره، ۲: ۲۲۲)

”بے شک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے“۔

☆ حضرت ابو محمد سہل ﷫ سے پوچھا گیا: توبہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب کب بنتا ہے؟ فرماتے ہیں: جب وہ ہر اس کام سے دور ہو جائے جسے حق تعالیٰ پسند نہیں فرماتا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿اَلتَّآئِبُوۡنَ الۡعٰبِدُوۡنَ﴾ توبہ کرنے والے (ہی) عبادت کرنے والے ہیں۔

(ابو طالب مکی، قوت القلوب، ۱: ۳۸۴)

یعنی توبہ بندگی سے مشروط ہے۔

☆ عرفاء نے تائب کے لئے بعض امور کا بجالانا ضروری قرار دیا ہے۔ جن میں چند اہم ترین یہ ہیں:

۱۔ نافرمانوں کی صحبت سے اجتناب کیا جائے۔

۲۔ تائب کو ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔

۳۔ کسی گناہ کو بھی معمولی خیال نہ کرے اور فضول کاموں سے الگ رہے۔

۴۔ جس گناہ سے توبہ کی اس کو کچھ اس طرح یاد رکھے کہ اس گناہ کا احساس اسے پریشان رکھے تاکہ آدابِ بندگی بجا لاتا رہے اور کبھی بھی اس کی حلاوت محسوس نہ کرے بلکہ اس کی کڑواہٹ محسوس کرے اور اس سے سخت نفرت کرے۔

۵۔ حقوق العباد میں سے اگر کسی سے ناانصافی یا ظلم کر بیٹھے تو اولاً اس کے حقوق ادا کرے اور اگر یہ توفیق نہیں پاتا تو پھر اس سے معافی کا خواستگار ہو اور اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کے لئے دست بہ دعا رہے۔

صحیح توبہ وہی ہے جو انسان کے شب و روز، افعال و اعمال اور حالات و کیفیات کو یکسر بدل کر رکھ دے۔ بندہ عبادت و ریاضت کا پیکر بن جائے اور رضائے الٰہی کا حصول اس کی خواہشات کا مرکز و محور بن جائے۔ توبہ اپنے محبوب کے ساتھ پھر سے جُڑ جانے کا نام ہے۔ گناہ نے محبت کی حرمت کو مجروح کیا تو گناہگار احساسِ گناہ سے بوجھل ہو گیا، محبوب سے شرم آنے لگی، عفو و بخشش کی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھ کانپ گئے، پھر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ ایسی ہی توبہ مقبول ہے۔

۵۔ اخلاص

توبہ میں اخلاص احساسِ ندامت سے جنم لیتا ہے۔ گناہ پر شرمندگی اور پشیمانی جتنی زیادہ ہوگی توبہ اتنی ہی خالص ہوگی۔ گویا توبہ میں اخلاص کا دار و مدار بندے کے اپنے من کی سچائی پر ہے۔ اخلاص اس اَمر کا تقاضا کرتا ہے کہ دل سے احساسِ ندامت کبھی زائل نہ ہو اور گناہ سے بندے کو طبعی نفرت ہو جائے۔ محض زبان سے استغفار کا ورد کرتے رہنا اور دل کا اس سے غافل رہنا یا دل میں معصیت کی حسرت کا پوشیدہ ہونا کوئی توبہ نہیں۔ ہماری توبہ کا تو یہ حال ہے:

سبحه در کف، توبه بر لب، دل پُر از ذوقِ گناه
معصیت را خنده می آید ز استغفارِ ما

”تسبیح ہاتھ میں، توبہ کا ذکر زبان پر اور دل میں گناہ سے لطف اندوزی کا داعیہ، ایسی توبہ پر تو معصیت بھی ہنستی ہے کہ یہ کیسی توبہ ہے“۔

توبہ کی ایک شرط یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی اللہ کے لئے وقف کردے۔ اس کا جینا، مرنا، مخلوق خدا کے ساتھ ملنا، برتنا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کمانا، خرچ کرنا اور کھانا پینا سب کا سب اللہ کے لئے ہو جائے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيۡنُ الۡخَالِصُ. (الزمر، ۳۹: ۳)

”(لوگوں سے کہہ دیں) سن لو طاعت و بندگی خالصۃً اللہ ہی کے لئے ہے“۔

احادیث مبارکہ سے بھی اخلاص کی وضاحت ہمیں میسر آتی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَخْلِصْ دِيْنَکَ يَکْفِکَ الْعَمَلُ الْقَلِيْلُ.

(حاکم، المستدرک، کتاب الرقاق، ۴: ۳۴۱، رقم: ۷۸۴۴)

''اپنے دین کو خالص کرو تھوڑا عمل بھی کافی ہوگا''۔

صرف اللہ تعالیٰ کیلئے عبادت و بندگی کا بجا لانا اخلاص ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

''اخلاص میرے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اِسے میں اُس بندے کے دل میں رکھتا ہوں جس سے میں محبت کرتا ہوں''۔

(دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۳: ۱۸۷، رقم: ۴۵۱۳)

لفظ عبادت اپنے اندر وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ معاملات عبادات و عقائد سب اس میں شامل ہیں۔ مختلف معاملات زندگی جو بظاہر دنیاداری سے متعلق نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت اگر یہ سب معاملات اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے بجا لائے جائیں اور اس سلسلے میں کوئی ذاتی غرض پیشِ نظر نہ ہو مثلاً نہ مخلوق سے کسی تعریف و شہرت اور ناموری کی چاہت ہو، نہ نیک نامی اور نام نہاد بزرگی کی خواہش، تو یہ سب امور دین کا حصہ قرار پائیں گے۔ چنانچہ اخلاص کی تعریف ہی یہ ہے کہ مخلوق کی نگاہوں سے اپنے فعل کو پاک رکھنا۔

اہلِ اخلاص کے نزدیک لوگوں کی اُن کے بارے میں تعریف کرنا یا مذمت کرنا برابر ہوتا ہے۔ اپنے اعمال نہ تو ان کی نظر میں ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ ان سے کسی اجر و ثواب کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ الغرض اخلاص صرف اللہ تعالیٰ کے لئے فعل کو انجام دینا ہے۔ چنانچہ ہر وہ فعل اور کام جو کسی معاوضہ کی نیت سے کیا جائے گا، وہ خالص نہیں ہو گا اور اخلاص سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اخلاص بندے اور رب کے درمیان راز ہے۔ چنانچہ بندہ اپنے عمل پر اللہ کے سوا کسی اور کو گواہ نہ بنائے۔ اگر کسی نے مخلوق کی خاطر کوئی عمل ترک کیا تو یہ ریا ہے اور اگر مخلوق کی خاطر کیا تو شرک۔

☆ کسی سائل نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا:

أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ عَلَی النَّفْسِ؟ فَقَالَ: اَلْإِخْلَاصُ، لِأَنَّهُ لَيْسَ لَهَا فِيْهِ نَصِيْبٌ. (قشيری، الرسالة: ۲۰۹)

''نفس پر کون سی چیز سب سے زیادہ گراں ہے؟ تو فرمایا: اخلاص (یعنی اپنے ہر فعل کو اللہ کے لئے خالص کرلینا) کیونکہ اس میں نفس کا کوئی حصہ نہیں''۔

جو شخص صاحبِ اَخلاص ہو جاتا ہے وہ صرف خالق کا نیازمند ہوتا ہے۔ وہ یہ پسند نہیں کرتا کہ لوگ اس کی ذرہ برابر نیکی سے بھی آگاہ ہوکر اس کی تعریف کریں اور نہ ہی اس کا اس بات سے کوئی تعلق ہوتا ہے کہ لوگ اس کے بارے میں کیا کہیں گے بلکہ وہ اپنا ہر عمل صرف اللہ کی رضا کے لئے سرانجام دیتا ہے۔

اخلاص کی نشانیاں

☆ حضرت ذو النون مصریؒ فرماتے ہیں کہ اخلاص کی تین نشانیاں ہیں:

۱۔ عوام کی مدح یا مذمت بندے کے لئے یکساں ہو۔
۲۔ بندہ اپنے اعمال کو دیکھنا بھول جائے۔
۳۔ آخرت میں اپنے اعمال کے ثواب کی چاہت کو بھی بھول جائے۔ (قشیری، الرسالۃ: ۲۰۸)

کامل اخلاص یہ ہے کہ جسم اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے خالص ہو جائے، دل مولیٰ کے قرب کے لئے اور جان اللہ کی محبت کے لئے خالص ہو جائے۔ یعنی جسم اللہ کے سوا کسی غیر کے آگے نہ جھکے دل اللہ تبارک و تعالیٰ کے سوا کسی اور کا قرب نہ چاہے اور جان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کی محبت میں گرفتار نہ ہو۔

۶۔ توبہ پر استقامت

توبہ میں استقامت محاسبۂ نفس کے بغیر ممکن نہیں۔

ضروری وضاحت

ماہ مئی 2017ء میں خصوصی قائد نمبر کے اجراء کے حوالے سے گذشتہ شمارہ میں اشتہار دیا گیا تھا۔ تاہم رمضان المبارک کی آمد اور کچھ دیگر وجوہات کی بناء پر خصوصی نمبر کے اجراء کا فیصلہ مؤخر کردیا گیا ہے۔ خصوصی قائد نمبر کے اجراء کی نئی تاریخ کے بارے میں قارئین مجلّہ منہاج القرآن کو بروقت آگاہ کردیا جائے گا۔ شکریہ (چیف ایڈیٹر)

چنانچہ یہ ضروری ہے کہ بندہ تائب ہونے کے بعد نفس کی حالت پر ہمیشہ نظر رکھے۔ صبح و شام اس کا حساب کرے۔ نفس کے فریب اور جھکاؤ سے کبھی غافل نہ ہو اور نہ ہی اسے معمولی سمجھے کیونکہ نفس کی آفتیں اَن گنت بھی ہیں اور باریک بھی۔ گناہوں کی یادوں اور حسرتوں کی راکھ کے نیچے لذت کی چنگاری غیر محسوس طریقے سے کسی نہ کسی حوالے سے آگ پکڑ کر من میں چھپی آتش گیر خواہشوں کو بھڑکا دیتی ہے اور توبہ کرنے والے کی پاکیزہ نفسی کو خاکستر کر دیتی ہے۔ در اصل نفس کو اپنے قابو میں رکھنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ حقیقی تائب وہی ہے جس نے مخالفتِ نفس کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا اور نفس کی لذتوں اور رنگینیوں کی وجہ سے اندھیری قبر کے مشکل لمحات سے بچنے کے لئے چوکس رہا اور اللہ تعالیٰ سے توفیقِ اصلاح طلب کرتا رہا۔

توبہ کی یہ شرط تقاضا کرتی ہے کہ بندہ ہر دم اللہ تعالیٰ کے حضور استقامت کا طلب گار رہے اور اپنی طرف سے مقدور بھر اعمالِ صالحہ بجالانے میں کوشاں رہے۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق تقاضا کرتا ہے کہ بندہ اوامر پر کاربند ہو اور نواہی سے اجتناب کرے۔ وہ صاحب استقامت ہو۔ استقامت کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ کبھی ایسا کام نہ کرے جو شرمندگی و ندامت کا باعث بنے۔ ایسے ہی صاحبِ استقامت کے بارے میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا.

’’بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر انہوں نے استقامت اختیار کی‘‘۔ (الاحقاف، ۴۶:۱۳)

ابن عطاء اس آیت کی شرح میں فرماتے ہیں:

اِسْتَقَامُوْا سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے دل کو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ لگایا اور اس پر قائم رہے۔

(قشیری، الرسالۃ:۲۰۶)

☆ ابوعلی شبوی فرماتے ہیں کہ انہوں نے سرکارِ دوعالم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا:

رُوِيَ عَنْکَ أَنَّکَ قُلْتَ: شَيَّبَتْنِي هُوْدُ، فَمَا الَّذِي شَيَّبَکَ مِنْهَا؟ أَقَصَصُ الْأَنْبِيَاءِ، أَمْ هَلَاکُ الْأُمَمِ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰکِنْ قَوْلُهُ تَعَالٰی: ﴿فَاسْتَقِمْ کَمَآ أُمِرْتَ﴾ (قشيري، الرسالة: ۲۰۶)

’’(یا رسول اللہ!) آپ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورہ ھود نے مجھے بوڑھا کر دیا۔ یا رسول اللہ! کس بات نے آپ کو بوڑھا کردیا؟ آیا انبیاء علیہم السلام کے واقعات نے یا امتوں کی ہلاکت نے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان نے: ’پس آپ ثابت قدم رہئے! جیسا کہ آپ کو حکم دیا گیا ہے‘‘‘۔

چنانچہ استقامت کوئی معمولی مقام نہیں۔ یہ صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کا نام ہے اور بہت کم اس کے اہل ہو سکے ہیں۔ توبہ کرلینا اتنا مشکل نہیں ہے البتہ استقامت کا نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔ بندہ توبہ کر کے اس پر استقامت اختیار کر لے تو اس کی یہ توبہ اس کے گناہوں کی معافی کا سبب بنتی ہے۔

(جاری ہے)

آپ کے فقہی مسائل

مفتی عبدالقیوم خاں ہزاروی

سوال: پہنے ہوئے سونے کے زیورات، کبھی کبھی استعمال ہونے والے زیورات اور سیف میں پڑے ہوئے زیورات پر زکوٰۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس شخص کے پاس بھی نصاب کے برابر سونا یا چاندی موجود ہے، خواہ ڈلی کی صورت میں ہو، زیورات کی صورت میں، برتن کی صورت میں، اس مالیت کے برابر کرنسی نوٹ یا اس کے مساوی مالِ تجارت، ان سب پر سال گزرنے کے بعد مقررہ شرح کے مطابق زکوٰۃ فرض ہے۔ خواہ زیورات پہنے یا نہ پہنے، گھر میں رکھے یا لاکرز میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ صرف ملکیت شرط ہے۔ جب بھی مالِ نصاب ہوگا، زکوٰۃ فرض ہوگی۔ اس کی تدبیر کرنا اس مالک کا کام ہے کہ مضاربہ یا مشارکہ کے اصول پر مالِ تجارت یا صنعت میں لگائے یا کسی اور مناسب طریق پر اس کو استعمال میں لائے تاکہ پڑے پڑے مال کو زکوٰۃ ہی نہ کھاتی رہے۔ جب کاروبار میں لگائے گا تو رزق حلال بھی بڑھے گا، دوسروں کے حصول رزق کا ذریعہ بھی بنے گا اور یوں وہ سونا شخصی و ذاتی دولت کے بجائے قومی سرمائے کی صورت اختیار کر لے گا، جس سے صرف ایک کا نہیں بلکہ کئی دوسروں کا بھی بھلا ہوگا۔

زیورات کبھی کبھی استعمال کریں، روزانہ یا کبھی نہ کریں، اس میں کوئی فرق نہیں ہے جو بھی صاحبِ نصاب ہوگا اس پر زکوٰۃ، فطرانہ اور دیگر صدقات واجب ہوں گے۔

سوال: بلوغت سے پہلے ہونے والے نکاح کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: نابالغ بچوں کا نکاح کرنا، قرآن و حدیث اور ملکی قانون کے بالکل منافی ہے کیونکہ قرآن مجید صحتِ نکاح کے لئے بالغ ہونا شرط قرار دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ج فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ.

’’اور یتیموں کی (تربیۃً) جانچ اور آزمائش کرتے رہو یہاں تک کہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں پھر اگر تم ان میں ہوشیاری (اور حُسنِ تدبیر) دیکھ لو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو‘‘۔ (سورۃ النساء، ۴: ۶)

اس آیت کریمہ میں نابالغ و نادان بچوں کو ان کا اپنا مال بھی اس بنا پر سپرد نہیں کیا جا سکتا کہ وہ اسے ضائع کر دیں گے، تو پھر ان کے نکاح کا فیصلہ کیونکر جائز ہوگا، جس سے ان کا مستقبل وابستہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتَّى تُسْتَامَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَاْذَنَ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ.

’’بیوہ کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی (بالغہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کنواری کی اجازت کیسے معلوم ہوتی ہے؟ فرمایا اگر پوچھنے پر وہ خاموش ہوجائے تو یہ بھی اجازت ہے‘‘۔

(بخاری، الصحیح، ۵: ۱۹۷۴، رقم: ۴۸۴۳)

☆ احناف کے نزدیک نابالغ لڑکے لڑکیوں کا نکاح جائز

ہے، تاہم اگر بعد میں باپ کی لاپرواہی، حماقت یا لالچ ثابت ہو جائے تو نکاح نہیں ہوگا۔ بالغ ہونے پر لڑکی جہاں چاہے اپنی مرضی سے شادی کرسکتی ہے۔

الدر المختار میں ہے کہ

لَمْ يُعْرَفْ مِنْهُمَا سُوْءُ الْاِخْتِيَارِ مَجَانَةً وَ فِسْقًا وَ اِنْ عُرِفَ لَا يَصِحُّ النِّكَاحُ اِتِّفَاقًا.

’’باپ دادا کے نکاح کرنے سے خیارِ بلوغ اس وقت ختم ہوگا جب ان سے لاپرواہی یا فسق کی وجہ سے غلط فیصلہ نہ ہو۔ اگر غلط فیصلہ معلوم ہو جائے تو بالاتفاق نکاح غلط ہے‘‘۔ (حصکفی، الدر المختار، ۳: ۶۶، ۶۷)

فقہا مزید وضاحت فرماتے ہیں:

اِنَّ الْمُرَادَ بِالْاَبِ مَنْ لَيْسَ بِسَكْرَانَ وَلَا عُرِفَ بِسُوْءِ الاخْتِيَارِ.

’’باپ سے مراد وہ جو نشہ میں بھی نہ ہو اور جو غلط فیصلہ کرنے والا بھی نہ ہو‘‘۔ (ابن عابدین شامی، ردالمختار، ۳: ۶۷)

بالغ ہونے کے بعد لڑکی کو حق ہوتا ہے کہ وہ نابالغ عمر میں کئے ہوئے نکاح کا انکار کر دے اور اپنی مرضی سے کہیں اور نکاح کر لے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وَاِذَا اَدْرَكَتْ بِالْحَيْضِ لَا بَاسَ بِاَنْ تَخْتَارَ نَفْسَهَا مَعَ رُؤْيَةِ الدَّمِ.

’’اگر لڑکی حیض کے ذریعے بالغ ہوئی تو خون دیکھتے ہی اسے اختیار حاصل ہوگیا، خواہ بچپن کے نکاح کو برقرار رکھے یا رد کر دے‘‘۔

(الشیخ نظام و جماعۃ من علماء الهند، الفتاوی الهندیۃ، ۱: ۲۸۶)

ہمارے نزدیک تو مذکورہ بالا دلائل کی رو سے نابالغوں کا نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا مگر جن کے ہاں منعقد ہوتا بھی ہے اُن کے مطابق لڑکی کو بالغ ہونے پر حق حاصل ہوتا ہے کہ وہ بچپن کے کئے ہوئے نکاح کو برقرار رکھے یا ردّ کر دے۔ اگر لڑکی ردّ کر دے تو نکاح ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر لڑکی اس نکاح کو قائم رکھنا چاہتی ہے تو رضا مندی کا اظہار کرے گی۔ اگر ردّ کرنا چاہتی ہے تو پھر بھی اس کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے کہیں اور نکاح کر سکتی ہے۔

سوال: مفقود الخبر شخص کی بیوی کب تک شوہر کا انتظار کرسکتی ہے اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو کتنی مدت کے بعد کرے گی؟

جواب: جس عورت کا خاوند مفقود الخبر ہو وہ مالکی مسلک کے مطابق چار سال تک انتظار کرے گی، اس کے بعد کسی اور جگہ حسبِ منشاء عقدِ نکاح کر سکتی ہے۔ احناف کا فتویٰ آج کل اسی قول پر ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ عورت مجسٹریٹ یا فیملی کورٹ کے جج کے روبرو پیش ہوگی، اپنے خاوند کے مفقود الخبر ہونے کا ثبوت دے گی اور دوسری شادی کا اجازت نامہ حاصل کر کے بیوہ والی عدت پوری کرنے کے بعد دوسری شادی کرسکتی ہے۔ اب مجسٹریٹ کا اجازت نامہ ملنے کے بعد بالفرض کچھ دنوں بعد پہلا شوہر واپس بھی آجائے تو اس صورت میں بھی کوئی مسئلہ پیدا نہیں ہوگا۔ کیونکہ اب شرعی مسئلہ کو ریاستی تحفظ حاصل ہوگیا ہے۔ یہ عورت دوسرے خاوند کی ہی بیوی رہے گی، پہلے سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ البتہ پہلے شوہر کے ذمے اگر حق مہر یا چار سال کا خرچہ واجب الادا ہے تو عورت چاہے تو بذریعہ عدالت وصول کرلے چاہے تو معاف کرسکتی ہے۔

سوال: نظرِ بد کی حقیقت کیا ہے؟

جواب: نظرِ بد یا نظر لگنا ایک قدیم تصور ہے جو دنیا کی مختلف اقوام میں پایا جاتا ہے۔ اسلام کے صدرِ اوّل میں دشمنانِ اسلام نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے عرب کے ان لوگوں کی خدمات لینے کا ارادہ کیا جو نظر لگانے میں شہرت رکھتے تھے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ وہ جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے ہیں ان کے دیکھتے ہی وہ چیز تباہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور ان بدنیتوں کے تمام حربے ناکام ہوگئے۔ ان کی اس شرانگیزی کو قرآن

میں اس طرح سے بیان کیا ہے کہ:

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ. (القلم، ٦٨:٥١)

''اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔''

اس آیت میں نظرِ بد کے نقصان اور اس کے اثر انداز ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ نظرِ بد کسی دوسرے انسان کے جسم و جان پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔

☆ رسولِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ. (بخاری، الصحیح، ۵: ۲۱۶۷، رقم: ۵۴۰۸)

''نظر کا لگ جانا حقیقت ہے''۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْئٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا.

''نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر کو کاٹ سکتی ہے تو نظر ہے اور جب تم سے (نظر کے علاج کے لیے) غسل کرنے کے لیے کہا جائے تو غسل کرلو''۔

(مسلم، الصحیح، ۴: ۱۷۱۹، رقم: ۲۱۸۸)

نظرِ بد کے برے اثرات ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے بچاؤ کے لئے جھاڑ پھونک یعنی دم درود کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دم کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا:

رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ.

''رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کے لئے جھاڑ پھونک کی اجازت دی: نظر بد، بچھو وغیرہ کے کاٹے پر اور پھوڑے پھنسی کے لئے

(مسلم، الصحیح، ۴: ۱۷۲۵، رقم: ۲۱۹۶)

☆ آپ ﷺ نے نظرِ بد لگنے پر دم کرنے کا حکم بھی فرمایا:

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ نظرِ بد لگنے کا دم کیا کروں''۔

(بخاری، الصحیح، ۵: ۲۱۶۶، رقم: ۵۴۰۶)

☆ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے گھر کے اندر ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر نشانات تھے۔ ارشاد فرمایا کہ

اِسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ.

''اس پر کچھ پڑھ کر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی ہے''۔

(بخاری، الصحیح، ۵: ۲۱۶۷، رقم: ۵۴۰۷)

☆ نظرِ بد سے علاج کے لئے معوذتین پڑھ کر دم کیا جائے اور یہ دعا بھی کی جائے جو حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام آکر آپ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے:

بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ.

''اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا دے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا''۔ (مسلم، الصحیح، ۴: ۱۷۱۸، رقم: ۲۱۸۵)

قرآن مجید کی آخری دو سورتیں ''معوذتین'' کے ذریعے سے بھی نظر بد کا علاج کیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مرضِ وصال میں معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کی تکلیف بڑھ گئی تو میں انہیں پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا کرتی اور بابرکت ہونے کے باعث آپ ﷺ کے دستِ اقدس کو آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پھیرا کرتی۔ (بخاری، الصحیح، ۵: ۲۱۶۵، رقم: ۵۴۰۳)

درج بالا آیات و روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نظرِ بد کوئی وہم یا توہم پرستی نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کے اثرات ظاہر ہونے پر دم کرانا درست ہے۔ ❁❁❁

شب برأت کی شرعی حیثیت و فضیلت

حافظ ظہیر احمد الاسنادی☆

اللہ رب العزت نے بعض چیزوں کو بعض پر فضیلت و رتبہ سے نوازا ہے۔ جیسا کہ مدینہ منورہ کو تمام شہروں پر فضیلت حاصل ہے، وادیِ مکہ کو تمام وادیوں پر، بئر زمزم کو تمام کنوؤں پر، مسجد حرام کو تمام مساجد پر، سفرِ معراج کو تمام سفروں پر، ایک مؤمن کو تمام انسانوں پر، ایک ولی کو تمام مؤمنوں پر، صحابی کو تمام ولیوں پر، نبی کو تمام صحابہ پر، رسول کو تمام نبیوں پر اور رسولوں میں تاجدارِ کائنات حضور نبی اکرم ﷺ خاص فضیلت کے حامل ہیں۔

اللہ رب العزت نے اسی طرح بعض دنوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔ یوم جمعہ کو ہفتہ کے تمام ایام پر، ماہ رمضان کو تمام مہینوں پر، قبولیت کی ساعت کو تمام ساعتوں پر، لیلۃ القدر کو تمام راتوں پر اور شب برأت کو دیگر راتوں پر فضیلت دی ہے۔

اَحادیث مبارکہ سے شعبان المعظم کی 15 ویں رات کی فضیلت و خصوصیت ثابت ہے جس سے مسلمانوں کے اندر اتباع و اطاعت اور کثرت عبادت کا ذوق و شوق پیدا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ عرفِ عام میں اسے شبِ برأت یعنی دوزخ سے نجات اور آزادی کی رات بھی کہتے ہیں، لفظ شبِ برأت اَحادیث مبارکہ کے الفاظ ’’عتقاء من النار‘‘ کا با محاورہ اُردو ترجمہ ہے۔ اس رات کو یہ نام خود رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمایا کیوں کہ اس رات رحمتِ خداوندی کے طفیل لاتعداد انسان دوزخ سے نجات پاتے ہیں۔

اس فضیلت و بزرگی والی رات کے کئی نام ہیں:

۱۔ لیلۃ المبارکۃ: برکتوں والی رات۔

۲۔ لیلۃ البراءۃ: دوزخ سے آزادی ملنے کی رات۔

۴۔ لیلۃ الصَّک: دستاویز والی رات۔

۳۔ لیلۃ الرحمۃ: اللہ تعالیٰ کی رحمت خاصہ کے نزول کی رات۔ (زمخشری، الکشاف، ۴/۲۷۲)

شبِ برأت کے پانچ خصائص

شبِ برأت کو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل پانچ خاص صفات عطا فرمائیں۔ جنہیں کثیر ائمہ نے بیان کیا:

۱۔ اس شب میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کردیا جاتا ہے۔

۲۔ اس رات میں عبادت کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اس رات میں جو شخص سو رکعات نماز ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی طرف سو (۱۰۰) فرشتے بھیجتا ہے۔ (جن میں سے) تیس فرشتے اسے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ تیس فرشتے اسے آگ کے عذاب سے محفوظ رکھتے ہیں۔ تیس فرشتے آفاتِ دنیاوی سے اس کا دفاع کرتے ہیں۔ اور دس فرشتے اسے شیطانی چالوں سے بچاتے ہیں۔﴾

۳۔ رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ﴿یقیناً اللہ تعالیٰ اس رات بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر میری اُمت پر رحم فرماتا ہے﴾۔‘‘

۴۔ گناہوں کی بخشش اور معافی کے حصول کی رات ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ﴿بے شک اس رات اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما دیتا ہے، سوائے جادو

☆ ریسرچ سکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ alisnadi@gmail.com

ٹونہ کرنے والے، بغض و کینہ رکھنے والے، شرابی، والدین کے نافرمان اور بدکاری پر اصرار کرنے والے کے۔

۵۔ اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ کریم ﷺ کو مکمل شفاعت عطا فرمائی اور وہ اس طرح کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شعبان کی تیرھویں رات اپنی امت کے لیے شفاعت کا سوال کیا تو آپ ﷺ کو تیسرا حصہ عطا فرمایا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے شعبان کی چودھویں رات یہی سوال کیا تو آپ ﷺ کو دو تہائی حصہ عطا کیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے شعبان کی پندرہویں رات سوال کیا تو آپ ﷺ کو تمام شفاعت عطا فرما دی گئی سوائے اس شخص کے جو مالک سے بدکے ہوئے اونٹ کی طرح (اپنے مالک حقیقی) اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتا ہے (یعنی جو مسلسل نافرمانی پر مصر ہو)۔

(زمخشری، الکشاف، ۴/۲۷۲،۲۷۳)

شبِ برأت میں حضور نبی اکرم ﷺ کا عملِ مبارک

امام بیہقی نے 'شعب الایمان' میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے طویل حدیث مبارکہ بیان کی:

''حضور نبی اکرم ﷺ رات کے کسی حصے میں اچانک ان کے پاس سے اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پیچھے گئی تو میں نے آپ ﷺ کو جنت البقیع میں مسلمان مردوں، عورتوں اور شہداء کے لیے استغفار کرتے پایا، پس میں واپس آ گئی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے تمام صورتحال بیان کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی جبریل میرے پاس آئے اور کہا: آج شعبان کی پندرہویں رات ہے اور اس رات اللہ تعالیٰ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں لوگوں کی مغفرت فرماتا ہے مگر مشرکین، دل میں بغض رکھنے والوں، رشتہ داریاں ختم کرنے والوں، تکبر سے پائنچے لٹکانے والوں، والدین کے نافرمان اور عادی شرابی کی طرف اللہ تعالیٰ اس رات بھی توجہ نہیں فرماتا (جب تک کہ وہ خلوص دل سے توبہ نہ کرلیں)۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نماز میں کھڑے ہو گئے۔ قیام کے بعد حضور ﷺ نے ایک طویل سجدہ کیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں: مجھے گمان ہوا کہ حالت سجدہ میں آپ ﷺ کا وصال ہوگیا ہے۔ میں پریشان ہوگئی اور میں نے آپ ﷺ کے تلوؤں کو چھوا اور ان پر ہاتھ رکھا تو کچھ حرکت معلوم ہوئی۔ اس پر مجھے خوشی ہوئی۔ اس وقت حالت سجدہ میں حضور ﷺ یہ دعا پڑھ رہے تھے:

﴿أَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَأَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ جَلَّ وَجْهُکَ لَا أُحْصِي ثَنَآءً عَلَيْکَ أَنْتَ کَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِکَ﴾

(بیهقی، شعب الایمان، ۳/۳۸۳.۳۸۵)

''اے اللہ میں تیرے عفو کے ساتھ تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں، تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے کرم کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں کماحقہ تیری تعریف نہیں بیان کرسکتا۔ تو ایسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے''۔

صبح جب حضرت عائشہ نے حضور ﷺ سے ان دعاؤں کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دعائیں خود بھی یاد کر لو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔ مجھے جبریل نے (اپنے ربّ کی طرف سے) یہ کلمات سکھائے ہیں اور انہیں حالت سجدہ میں بار بار پڑھنے کو کہا ہے۔''

شبِ برأت کی شرعی حیثیت

اُمتِ مسلمہ کے جمیع مکاتبِ فکر کے فقہاء وعلماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو مسئلہ بھی قرآن وسنت کی روشنی میں ثابت ہوجائے تو اس پر عمل واجب ہوتا ہے یا وہ سنت اور مستحب کے درجے میں ہوتا ہے۔ وہ احادیثِ مبارکہ جو شبِ برأت کی فضیلت کو اجاگر کرتی ہیں بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان میں حضرات سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا مولیٰ علی المرتضیٰ، اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ، عبد اللہ بن عمرو بن العاص، معاذ بن جبل، ابوہریرہ، ابو

انتباہ! یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر **ہاؤسنگ سوسائیٹیز** میں پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت نہیں ہے۔ لہٰذا احباب اپنے لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

ثعلبہ الخشنی، عوف بن مالک، ابو موسیٰ اشعری، ابو امامہ الباہلی اور عثمان بن ابی العاص ﷺ کے نام شامل ہیں۔

سلف صالحین اور اکابر علماء کے احوال سے پتہ چلتا ہے کہ اس رات کو عبادت کرنا ان کے معمولات میں سے تھا۔ لیکن بعض لوگ اس رات عبادت، ذکر اور وعظ و نصیحت پر مشتمل محافل منعقد کرنے کو بدعت ضلالۃ کہنے سے بھی نہیں ہچکچاتے جو سراسر اَحادیثِ نبوی کی تعلیمات کے خلاف ہے، اس لئے کہ اس رات کی فضیلت پر اُمت تواتر سے عمل کرتی چلی آ رہی ہے۔

شب برأت کی حجیت اس بات سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ شروع سے ہی صحابہ کرام ﷺ، تابعین، اَتباع تابعین اور تمام اَئمہ حدیث بشمول ائمہ صحاح ستہ اکثر نے شبِ برأت کا تذکرہ کیا اور اپنی کتب حدیث میں 'بَابُ مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ' یعنی شعبان کی پندرہویں رات کے عنوان سے مستقل ابواب بھی قائم کیے۔

شیخ الاِسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی اپنے مختلف دروسِ قرآن و حدیث اور کتابوں میں شبِ برأت کی اہمیت وفضیلت پر وارد احادیث کی حجیت پر گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''یہ بات واضح رہے کہ جب ائمہ حدیث اپنی کتاب میں کسی عنوان سے کوئی مستقل باب قائم کرتے ہیں اور وہ باب قائم کر کے اس کے تحت کئی احادیث لاتے ہیں تو اس سے مراد محض اپنی کتاب حدیث کا ایک باب قائم کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس سے مقصود ان کا ایمان اور عقیدہ ہوتا ہے۔ ان کی کتب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد بن حنبل، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن ابی شیبہ، بزار، طبرانی، بیہقی، ابن ابی عاصم، ہیثمی الغرض تمام ائمہ حدیث کا یہی عقیدہ تھا اور اسی پر اُن کا عمل بھی تھا۔ اور اس رات وہ خود بھی اختصاص و اہتمام کے ساتھ جاگ کر عبادت کرتے، روزہ رکھتے، قبرستان جاتے اور جمیع اُمت مسلمہ کے لیے بخشش و مغفرت کی دعائیں کرتے''۔

شیخ الاسلام اس حوالے سے مزید فرماتے ہیں:

دس کے قریب صحابہ کرام ﷺ سے مختلف اسناد کے ساتھ درجنوں کتب احادیث میں مختلف مضامین سے شب برأت اور اس کی اہمیت و فضیلت پر احادیث وارد ہوئی ہیں۔ لیکن پھر بھی اس حوالے سے یہ کہنا کہ فلاں حدیث میں ضعف ہے فقط ہٹ دھرمی یا لاعلمی ہے۔ محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اگر حدیث ایک سند کے ساتھ آئی ہو تو اس کے ضعف پر کوئی بات کی جاسکتی ہے، لیکن برأت کے حوالے سے احادیث تو دس سے زیادہ صحابہ کرام ﷺ روایت کرنے والے ہیں اور پھر ہر صحابی کی سند جدا جدا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ اتنے ہی جدا جدا تابعین نے اور ان سے تبع تابعین نے اور ان سے ائمہ حدیث نے اتنی ہی الگ الگ سندوں کے ساتھ انہیں روایت کیا ہے۔ اور یہ سندیں اتنی زیادہ بنتی ہیں کہ اگر ایک سند میں کسی وجہ سے ضعف پایا بھی جائے تو دوسری سند اس کو تقویت دے دیتی ہے۔ اگر اس میں بھی ضعف ہے تو تیسری سند اسے تقویت دے دیتی ہے۔ پھر اتنے ائمہ احادیث نے مختلف سندوں کے ساتھ ان احادیث کو

روایت کیا ہے کہ اس کے بعد کسی ضعف کی مجال نہیں رہ جاتی اور تمام محدثین کے ہاں وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے۔

مزید یہ کہ جمیع محدثین کے ہاں اُصول حدیث کا متفق علیہ قاعدہ ہے کہ فضائل اَعمال میں حدیثِ ضعیف بھی مقبول ہوتی ہے۔ شبِ برأت کے حوالے سے احادیث کو بہت سارے صحابہ کرام ﷺ نے روایت کیا ہے، لہٰذا یہ تصور ذہن میں نہیں آنا چاہیے کہ کسی ایک روایت اور سند پر کسی ایک نے لکھ دیا کہ اس میں ضعف ہے تو اسے اٹھا کر معاذ اللہ پھینک دیا جائے۔ لوگوں کو یہ بھی نہیں پتہ کہ ضعف کہتے کسے ہیں؟ ضعیف حدیث، موضوع روایت کو نہیں کہتے۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ ضعف کبھی حدیث کے متن ومضمون (الفاظ) میں نہیں ہوتا، بلکہ ضعف اس کی اسناد میں کسی وجہ سے ہوتا ہے، اگر ایک سبب سے ایک سند میں ضعف ہے اور دوسری سند اس سے قوی آ جائے تو اس پہلی سند کا ضعف بھی ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ صرف اپنی کم علمی کی وجہ سے لوگوں کے ذہنوں کو پراگندہ کرتے رہتے ہیں۔

شبِ برأت کی فضیلت و اہمیت پر اتنی کثرت کے ساتھ اَحادیث حسنہ وصحیحہ وارد ہوئی ہیں اور ائمہ احادیث نے باقاعدہ ابواب قائم کیے ہیں۔ لہٰذا اس کی فضیلت و اہمیت کا انکار کرنا سوائے جہالت اور لاعلمی اور کتب و ذخیرہ احادیث سے بے خبر ہونے کے اور کسی چیز پر دلالت نہیں کرتا۔

شبِ برأت اور صحابہ کرام ﷺ کے معمولات

شبِ برأت ایک انتہائی فضیلت و بزرگی والی رات ہے۔ اس رات کے متعلق تقریباً دس جلیل القدر صحابۂ کرام: (۱) حضرت ابوبکر، (۲) حضرت علی المرتضیٰ، (۳) حضرت عائشہ صدیقہ، (۴) حضرت معاذ بن جبل، (۵) حضرت ابوہریرہ، (۶) حضرت عوف بن مالک، (۷) حضرت ابو موسیٰ اشعری، (۸) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص، (۹) حضرت ابو ثعلبہ الخشنی، (۱۰) حضرت عثمان بن ابی العاص ﷺ سے مروی احادیث مبارکہ ہیں۔

ذیل میں شبِ برأت کے حوالے سے چند ایک صحابہ کرام ﷺ کے اقوال اور ان کے معمولات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

۱۔ حضرت علی ؑ فرماتے ہیں:

يُعْجِبُنِي أَنْ يُفَرِّغَ الرَّجُلُ نَفْسَهُ فِي أَرْبَعِ لَيَالٍ: لَيْلَةُ الْفِطْرِ، وَلَيْلَةُ الْأَضْحَى، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ. (ابن جوزی، التبصرۃ، ۲/۲۱)

''مجھے یہ بات پسند ہے کہ ان چار راتوں میں آدمی خود کو (تمام دنیاوی مصروفیات سے عبادت الٰہی کے لیے) فارغ رکھے۔ (وہ چار راتیں یہ ہیں:) عید الفطر کی رات، عید الاضحیٰ کی رات، شعبان کی پندرہویں رات اور رجب کی پہلی رات۔''

۲۔ حضرت طاؤس یمانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن بن علی ﷺ سے پندرہ شعبان کی رات اور اس میں عمل کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''میں اس رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتا ہوں: ایک حصے میں اپنے نانا جان (ﷺ) پر درود شریف پڑھتا ہوں دوسرے حصے میں اللہ تعالیٰ سے اِستغفار کرتا ہوں اور تیسرے حصے میں نماز پڑھتا ہوں۔

میں نے عرض کیا: جو شخص یہ عمل کرے اس کے لیے کیا ثواب ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت علی ﷺ سے سنا اور انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا:

''اسے مقربین لوگوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

(سخاوی، القول البدیع، باب الصلاۃ علیہ فی شعبان: ۲۰۷)

۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر ﷺ فرماتے ہیں:

خَمْسُ لَيَالٍ لَا يُرَدُّ فِيهِنَّ الدُّعَاءُ: لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ، وَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَجَبٍ، وَلَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، وَلَيْلَةُ الْعِيدِ وَلَيْلَةُ النَّحْرِ. (بیهقی، شعب الایمان، ۳/۳۴۲)

''پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی: جمعہ کی رات، رجب کی پہلی رات، شعبان کی پندرہویں رات، عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات۔''

۴۔ حضرت ابن عباس ﷺ نے فرمایا: اس رات میں ایک

سال سے دوسرے سال تک دنیا کے معاملات کی تقسیم کی جاتی ہے۔'' (طبری، جامع البیان، ۱۰۹/۲۵)

حضور غوث الاعظم کا فرمان مبارک

شب برأت فیصلے، قضا، قہر و رضا، قبول و ردّ، نزدیکی و دوری، سعادت و شقاوت اور پرہیزگاری کی رات ہے۔ کوئی شخص اس میں نیک بختی حاصل کرتا ہے اور کوئی مردود ہو جاتا ہے، ایک ثواب پاتا ہے اور دوسرا ذلیل ہوتا ہے۔ ایک معزز و مکرم ہوتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے۔ ایک کو اجر دیا جاتا ہے جب کہ دوسرے کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ کتنے ہی لوگوں کا کفن دھویا جا رہا ہے اور وہ بازاروں میں مشغول ہیں! کتنی قبریں کھودی جا رہی ہیں لیکن قبر میں دفن ہونے والا اپنی بے خبری کے باعث خوشی اور غرور میں ڈوبا ہوا ہے! کتنے ہی چہرے کھلکھلا رہے ہیں حالانکہ وہ ہلاکت کے قریب ہیں! کتنے مکانوں کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے لیکن ان کا مالک موت کے قریب پہنچ چکا ہے کتنے ہی بندے رحمت کے امیدوار ہیں پس انہیں عذاب پہنچتا ہے! کتنے ہی بندے خوشخبری کی اُمید رکھتے ہیں پس وہ خسارہ پاتے ہیں! کتنے ہی بندوں کو جنت کی امید ہوتی ہے پھر ان کو دوزخ میں جانا پڑتا ہے! کتنے ہی بندے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے امیدوار ہوتے ہیں لیکن وہ جدائی کا شکار ہوتے ہیں! کتنے ہی لوگوں کو عطائے خداوندی کی امید ہوتی ہے لیکن وہ مصائب کا منہ دیکھتے ہیں، اور کتنے ہی لوگوں کو بادشاہی کی اُمید ہوتی ہے لیکن وہ ہلاک ہوتے ہیں! (غنیۃ الطالبین)

خلاصۂ کلام

قارئینِ کرام! شبِ برأت پر اتنی کثیر تعداد میں مروی احادیث، تعاملِ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین و ائمہ سلف صرف اس لیے نہیں ہیں کہ کوئی بھی بندہ فقط ان کا مطالعہ کر کے یا مطالعہ کے بغیر ہی انہیں قصے، کہانیاں سمجھتے ہوئے صرفِ نظر کردے بلکہ ان کے بیان سے مقصود یہ ہے کہ انسان اپنے مولا خالقِ کائنات کے ساتھ اپنے ٹوٹے ہوئے تعلق کو پھر سے اُستوار کرے جو کہ اس رات اور اس جیسی دیگر روحانی راتوں میں عبادت سے باسہولت میسر ہوسکتا ہے۔

اِن بابرکت راتوں میں رحمتِ الٰہی اپنے پورے جوبن پر ہوتی ہے اور اپنے گناہ گار بندوں کی بخشش و مغفرت کے لیے بے قرار ہوتی ہے، لہٰذا اس رات میں قیام کرنا، کثرت سے تلاوتِ قرآن، ذکر، عبادت اور دعا کرنا مستحب ہے اور یہ اَعمال احادیثِ مبارکہ اور سلف صالحین کے عمل سے ثابت ہیں۔ اس لیے جو شخص بھی اس شب کو یا اس میں عبادت کو بدعتِ ضلالۃ کہتا ہے وہ درحقیقت احادیثِ صحیحہ اور اعمالِ سلف صالحین کا منکر ہے اور فقط ہوائے نفس کی اتباع اور اطاعت میں مشغول ہے۔

یہ اَمر بھی قابلِ غور ہے کہ جو عمل خود حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو، تابعین، اتباع تابعین اور اسلاف امت اس پر شروع سے ہی عمل پیرا رہے ہوں، فقہائے کرام جسے مستحب قرار دیتے ہوں، کیا وہ عمل بدعت ہوسکتا ہے؟ اگر ایسا عمل بھی بدعت ہے تو پھر سنت و مستحب عمل کون سا ہوگا؟

شبِ برأت میں عبادت کیسے کی جائے؟

اس رات اکیلے عبادت کرنا اور اجتماعی طور پر عبادت کرنا دونوں ہی طریقے ائمہ سے ثابت ہیں۔ اس رات جاگنا، عبادت کرنا چونکہ مستحب عمل ہے، لہٰذا ہماری رائے کے مطابق اسے انسانی طبیعت اور مزاج پر چھوڑنا چاہیے، جس طریقہ میں کسی کی طبیعت اور مزاج کیف و سرور اور روحانی حلاوت محسوس کرے اسے چاہیے کہ وہ وہی طریقہ اختیار کرے۔ کیوں کہ اس رات کا اصل مقصود تزکیہ و تصفیہ قلب ہے۔ سو جسے جس طریقہ میں حلاوت ایمانی نصیب ہو اسے اسی پر عمل کر لینا چاہیے۔ بعض لوگوں کی طبیعت

خلوت پسند ہوتی ہے اور انہیں تنہائی میں عبادت اور گریہ زاری کرنے سے حلاوت وسکون اور ذہنی یکسوئی ملتی ہے، سو وہ اس طریقہ کو اختیار کرلیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

اس کے برعکس بعض لوگ اجتماعی طور پر عبادت کرنے میں زیادہ آسانی اور راحت محسوس کرتے ہیں، لہٰذا ان کے لیے اس طریقے پر عمل کرنے میں رخصت ہونی چاہیے کیوں کہ یہ عمل بھی ائمہ سے ثابت ہے۔

بلکہ آج کا دور چونکہ سہل پسندی اور دینی تعلیمات سے بے راہ روی کا دور ہے، اس دور میں وہ لوگ بھی کم ہیں کہ جن کے گھر اور راتیں قیام اللیل کے نور سے جگمگاتی ہیں۔ اور طبیعتوں میں اتنی مستقل مزاجی بھی نہیں رہی کہ لوگ گھروں میں رات بھر جاگ کر چستی ومستعدی سے عبادت و اذکار ادا کرسکیں۔ تنہائی میں کچھ دیر عبادت سے ہی سستی اور نیند کے ہتھیار کے ذریعے شیطان لعین ان پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے۔ لہٰذا اگر اجتماعی عبادت سے لوگوں میں دین سے رغبت اور عبادت میں مستعدی پیدا ہوتی ہے تو ان کے لیے اجتماعی طور پر عبادت کرنا مستحسن عمل ہے۔

اجتماعی طور پر عبادت کرنے میں تعلیم وتربیت کا عمل بھی پایا جاتا ہے۔ دینی تعلیمات اور نوافل و اذکار کی ادائیگی سے بے بہرہ لوگ بھی آسانی سے اجتماعی عمل میں شریک ہوکر اپنی عبادات کی ادائیگی کرلیتے ہیں اور جو چیزیں معلوم نہیں ہوتیں وہ جان لیتے ہیں۔

اس اَمر کا خیال رہے کہ اجتماعی عبادات کسی عالم باعمل کی زیر تربیت ونگرانی ہونی چاہیے، جو لوگوں کی فکری اور روحانی ہر دو حوالوں سے تربیت واصلاح بھی کرسکے۔

(شبِ برأت کے متعلق مزید تفصیلی احکام اور اس رات کے وظائف کے مطالعہ کے لئے راقم کی تالیف ''شبِ برأت کی فضیلت اور شرعی حیثیت'' کا مطالعہ کریں۔)

آؤ مدینے چلیں
کاروانِ کوثر کے ساتھ

سستے ترین پیکجز
ڈائریکٹ فلائٹ
تھری سٹار ہوٹلز میں رہائش
مکہ اور مدینہ کی زیارات
آرام دہ ٹرانسپورٹ
گروپ کی صورت میں گائیڈ کی سہولت

ضروریات ۱۔اصل پاسپورٹ ۲۔اصل شناختی کارڈ (بچوں کیلئے فارم۔ب) ۳۔3عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

دورانیہ: 25 دن
نوٹ: ایران، عراق اور کی زیارات کیلئے بکنگ جاری ہے
اخراجات: 65,000 روپے (کھانے کے علاوہ تمام اخراجات شامل ہیں)
بائی روڈ روانگی: ماہ جولائی کے آخری عشرے میں۔ (ان شاء اللہ)

آرگنائزرز:
۱۔محمد کوثر اعوان (راولپنڈی) 0333-5124026
۲۔محمد عبداللہ سعدی (لاہور) 0323-4621780
۳۔ملک غلام حسین (سرگودھا) 0321-6001529
۴۔سجاد نقشبندی (ملتان) 0300-6389682
۵۔عبیداللہ احرار (پشاور) 0334-4185341
۶۔نثار احمد قادری (کوئٹہ) 0333-7718176

پاکستان میں تعلیمی شعبہ کی حالتِ زار...... ایک تحقیق

خصوصی رپورٹ

پانی، بجلی اور اساتذہ کی عدم دستیابی سرکاری سکولوں کے بڑے مسائل

آج کل پنجاب حکومت تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے اشتہاری مہم چلا رہی ہے۔ اشتہاری مہم میں کچھ ایسے دعوے کیے جا رہے ہیں جن کی زمینی حقائق سے کوئی مطابقت نہیں ہے۔ تعلیمی کارکردگی کے حوالے سے اصل حقائق کیا ہیں اور وزیراعلیٰ پنجاب کیا اعداد و شمار فراہم کر رہے ہیں۔ آیئے! ان کا جائزہ لیتے ہیں:

وزیراعلیٰ پنجاب کی طرف سے 52 ہزار سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کا دعویٰ درست نہیں ہے۔ پنجاب کے 20 ہزار سکول پانی، واش روم، بجلی، باؤنڈری وال اور استاد جیسی بنیادی ضرورت سے محروم ہیں۔ 100 فیصد شرح داخلہ کا ملینیم ہدف 2015ء میں حاصل کرنا تھا، مگر 2017ء میں بھی نہیں ہوا جو کہ حکومت کی تعلیم دشمنی اور گورننس کے محاذ پر بدترین ناکامی ہے۔ پنجاب میں ایک کروڑ 30 لاکھ بچے سکول نہیں جاتے، سکولوں میں حاضری کی شرح 95 نہیں بلکہ 64 فیصد ہے۔ 8 سال میں 10 ہزار سکول بند، 3 سو سے زائد سکول نجی شعبے کے حوالے کیے گئے، پنجاب حکومت کا دانش سکول، ماڈل سکول اور سکول آف ایکسی لینس منصوبہ بری طرح ناکام ہوا، تعلیم کا ترقیاتی بجٹ ذاتی تشہیر پر خرچ ہو رہا ہے، ڈراپ آؤٹ ریٹ داخلوں سے زیادہ ہے۔ معیارِ تعلیم کو بہتر بنانے اور ٹیچرز ٹریننگ پروگرام پر فنڈز کا اجراء نہ ہونے کے برابر ہے۔ شہباز حکومت نے اپنے حالیہ مسلسل 8 سالہ دورِ حکومت میں نصف درجن کے قریب تعلیمی ترقی کے پروگرام دیئے جن میں کوئی بھی نتائج کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکا اور تعلیم کو فروغ دینے کیلئے تمام وسائل اور توانائیاں لیپ ٹاپ اور سولر لیمپ کی فراہمی تک محدود کر دی گئیں جس کا مقصد تعلیم کی ترقی نہیں بلکہ انتخابی مہم ہے۔

پنجاب میں 13 فیصد سکول بیت الخلا، 14 فیصد بجلی، 6 فیصد چار دیواری، 15 فیصد پینے کے صاف پانی اور 29 فیصد اساتذہ کی کمی کا شکار ہیں، یونیسکو کی 2016ء کی رپورٹ کے مطابق ملک میں مجموعی ناخواندہ بچوں کا 52 فیصد پنجاب میں رہائش پذیر ہے۔ پنجاب میں 13.1 ملین (ایک کروڑ 30 لاکھ سے زائد)، سندھ میں 6.2 ملین، کے پی کے میں 2.5 ملین، بلوچستان میں 1.8 ملین بچے سکول نہیں جاتے، سکول نہ جانے والے بچوں کی تعداد میں صوبہ پنجاب سرفہرست ہے۔ میلینم ڈویلپمنٹ گولز کے تحت 2015 تک شرح خواندگی کو 88 فیصد اور شرح داخلہ کو 100 فیصد تک بڑھانا تھا مگر یہ اہداف حاصل نہیں کیے جا سکے۔

> انڈیا تعلیم پر 3.8 فیصد، بھوٹان 6 فیصد نیپال 4.7 اور پاکستان 2.5 فیصد خرچ کرتا ہے

تعلیمی ترقی کے حوالے سے کام کرنے والے ایک معتبر ادارے ''انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنس'' کی 17-2016ء کی رپورٹ کے مطابق پرائمری سطح پر بچوں کی حاضری کی شرح 64 فیصد ہے جبکہ سرکاری اشتہاروں میں 95 فیصد کا مبالغہ آمیز دعویٰ کیا جا رہا ہے، رپورٹ کے مطابق پنجاب میں 39 فیصد مرد اور 48 فیصد خواتین ناخواندہ ہیں۔ ISAP کی رپورٹ کے مطابق پنجاب کے 36 اضلاع میں سے صرف 6 اضلاع میں پرائمری شعبہ میں بہتری ریکارڈ کی گئی ہے جن میں لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ملتان، چکوال اور بہاولپور شامل ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت پنجاب کے سکولوں، کالجز اور یونیورسٹی میں سب سے بڑا چیلنج منشیات کے استعمال کے رجحان میں اضافہ ہے، اس کی روک تھام کیلئے پنجاب حکومت نے کوئی پالیسی وضع نہیں کی۔ منشیات کے استعمال میں لاہور، فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان کے کالجز سرفہرست ہیں، پاکستان میں 40 فیصد مرد اور 9 فیصد خواتین تمباکو نوشی کا شکار ہیں۔ ہر سال ایک لاکھ لوگ منشیات کے استعمال کے باعث موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، کم عمر بچوں میں سگریٹ نوشی کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ اس ضمن میں قوانین پر عملدرآمد نہ ہونے کے برابر ہے۔ پرائیویٹ سکولوں کے 40 فیصد سے زائد طلبہ و طالبات مختلف قسم کی منشیات استعمال کررہے ہیں، کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر ہر 10 واں طالب علم کسی نہ کسی نشہ کی لت میں مبتلا ہے، کالجز اور یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا منشیات فروشی کے سیل سنٹر بن چکے ہیں۔ وزیر ہائیر ایجوکیشن پنجاب، وفاقی وزیر داخلہ کے تمام تر دعوؤں کے باوجود منشیات کے استعمال اور خرید و فروخت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

اس وقت تعلیمی اداروں کو دہشت گرد حملوں کے خطرے کا بھی سامنا ہے۔ گلوبل ٹیررازم کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق پاکستان کے مختلف تعلیمی اداروں پر 8 سو سے زائد دہشتگرد حملے ہو چکے ہیں، جن میں اے پی ایس پشاور، باچہ خان یونیورسٹی کے حملے بطور خاص قابل ذکر ہیں، ان اعداد و شمار کے باوجود پنجاب حکومت نے 8 سال میں 52 ہزار سکولوں کی حفاظت کیلئے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں کیے۔ سکولوں میں بارہا سکیورٹی گارڈ بھرتی کرنے کے اعلانات کیے گئے مگر پنجاب حکومت کے پاس میٹرو بسوں، اورنج ٹرینوں اور فینسی منصوبوں کیلئے پیسے ہیں مگر ملک کا مستقبل بچوں کی حفاظت کیلئے پیسے نہیں ہیں۔

پنجاب میں 13 فیصد سکول بیت الخلا، 14 فیصد بجلی، 6 فیصد چاردیواری، 15 فیصد پینے کے صاف پانی اور 29 فیصد اساتذہ کی کمی کا شکار ہیں

پاکستان تعلیم پر خطہ میں سب سے کم خرچ کرنے والا ملک ہے، انڈیا تعلیم پر اپنی جی ڈی پی کا 3.8 فیصد، بھوٹان 6 فیصد، نیپال 4.7 فیصد جبکہ پاکستان صرف 2.5 فیصد خرچ کرتا ہے۔ تعلیمی ترقی کے دعوے اخباری بیانات اور اشتہارات تک محدود ہیں۔ اس وقت بھی کالجز میں 7 ہزار لیکچررز اور سکولوں میں 18 ہزار سے زائد سائنس ٹیچرز کی اسامیاں خالی ہیں۔ نیشنل ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی رپورٹ کے مطابق پنجاب حکومت نے 13 ہزار 5 سو نان فارمل سکول کھولنے تھے مگر 8 ہزار سکول صرف کاغذی کارروائی تک محدود ہیں اور اس ضمن میں بھرتی کیے گئے اساتذہ گھر بیٹھے تنخواہیں وصول کررہے ہیں۔

وزیراعلیٰ پنجاب نے دانش سکول کے نام پر غریب بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کا منصوبہ شروع کیا تھا اور بڑے بلند و بانگ دعوے کرتے ہوئے دانش سکول اتھارٹی کا دائرہ صوبہ کی ہر تحصیل تک بڑھانے کا اعلان کیا تھا مگر یہ منصوبہ اب صرف کاغذوں تک محدود ہے اور اس مد میں اربوں روپے ضائع کیے جاچکے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب چار سال قبل دن رات دانش سکول منصوبے کے فوائد اور فیوض و برکات گنواتے تھے اب تین سال سے ان کی زبان سے دانش نام کا کوئی لفظ بھی ادا نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ سینکڑوں ایکسی لینس ماڈل سکول بنانے کے منصوبے کا اعلان بھی کیا گیا تھا، یہ منصوبہ بھی کاغذوں کی حد تک محدود ہو چکا ہے۔ نصاب کا بروقت تیار نہ ہونا، نصاب میں اغلاط اور قیمتوں میں اضافہ معمول کی کوتاہیاں بن چکی ہیں۔ 5 ارب روپے سے زائد رقم سے 6 ہزار سکولوں میں کمپیوٹرز لیبز بنائی گئی تھیں مگر آئی ٹی ٹیچرز بھرتی نہ کرنے اور ٹیکنیشنز نہ ہونے کے باعث یہ کمپیوٹر لیبز کباڑ خانے میں تبدیل ہوچکی ہیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پنجاب حکومت نے معیار تعلیم کو بہتر کرنے کیلئے 8 سال میں کوئی دلچسپی نہیں لی اور اساتذہ کے مسائل حل نہیں کیے، جس کی وجہ سے اساتذہ سکولوں کی بجائے سڑکوں پر احتجاج کرتے نظر آتے ہیں۔ حکمران اشتہاروں پر کروڑوں روپے خرچ کرنے کی بجائے معیار تعلیم کو بہتر بنانے اور سکولوں کو منشیات سے پاک کرنے پر قومی وسائل خرچ کریں۔ اگر چاروں صوبوں میں

سکولوں کو بنیادی سہولتوں کی عدم فراہمی کا جائزہ لیا جائے تو انتہائی تلخ صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حیرت ہے 21ویں صدی کے حکمران تعلیم کے شعبے کو نظر انداز کر کے ملک کو کس طرح ترقی یافتہ اقوام کی فہرست میں شامل کریں گے؟ پنجاب میں صورت حال یہ ہے کہ تعلیم کا ترقیاتی بجٹ وزیراعلیٰ پنجاب اور وزیراعظم کی ذاتی تشہیر پر خرچ ہو رہا ہے جس کی تفصیل درج بالا تحریر میں بیان کر دی گئی ہے۔

فاٹا میں 5 ہزار 994 سکولوں میں سے ایک ہزار 36 سکول نان فنکشنل ہیں۔ ان نان فنکشنل سکولوں میں 611 سکول طلبہ اور 425 سکول طالبات کے ہیں۔ پورے فاٹا میں صرف 3 کالج ہیں جن میں 2 طلبہ اور طالبات کے لیے۔ یونیسکو کی گزشتہ سال 2016ء کی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق فاٹا میں ہر سال 6 لاکھ کے لگ بھگ بچے سکولوں میں داخل ہوتے ہیں۔ ان میں 37 فیصد (2 لاکھ 22 ہزار) سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ 74 فیصد سکول پینے کے صاف پانی، 68 فیصد واش روم، 48 فیصد چار دیواری، 37 فیصد بجلی اور 49 فیصد اساتذہ کی مطلوبہ تعداد سے محروم ہیں۔ کیا ریاست تعلیم کو نظر انداز کر کے دہشت گردی کے خاتمے کی جنگ کو جیت سکتی ہے؟ بلوچستان میں 50 فیصد سکول پانی، 48 فیصد واش روم، 79 فیصد چار دیواری، 38 فیصد بجلی اور 93 فیصد سکول اساتذہ کی مطلوبہ تعداد کی ضرورت سے محروم ہیں؟

سندھ میں 55 فیصد سکول پینے کے صاف پانی، 61 فیصد واش روم، 48 فیصد چار دیواری، 17 فیصد بجلی کی سہولت سے محروم ہیں۔

کے پی کے میں 35 فیصد سکول پانی، 48 فیصد بجلی، 35 فیصد واش روم اور 27 فیصد باؤنڈری وال سے محروم ہیں۔

یونیسکو کی اسی رپورٹ کے مطابق 25 ملین یعنی اڑھائی کروڑ بچے آؤٹ آف سکول ہیں، 37 فیصد بچوں کو تعلیم پرائیویٹ شعبہ دے رہا ہے۔ 56 فیصد بچیاں سکولوں میں داخلہ نہیں لے پاتیں، سکول جانے کی عمر کے 44 فیصد بچے سکول نہیں جاتے۔ یہاں ہمارا سی پیک کو گیم چینجر منصوبہ قرار دینے والوں سے سوال ہے کہ کیا ان کے اس گیم چینجر منصوبہ میں کوئی تعلیم کی ترقی کا منصوبہ بھی ہے؟

تحریک منہاج القرآن کی فروغ علم کے لیے خدمات

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھتے وقت اسے علم، امن، محبت اور عشق مصطفیٰ ﷺ کے فروغ کی تحریک کا نام دیا تھا اور الحمدللہ آج 3 عشروں کے بعد تحریک منہاج القرآن اپنی مدد آپ کے تحت قومی و ملی خدمت انجام دینے والی واحد تحریک ہے کہ جس کے پلیٹ فارم سے ملک بھر میں 650 سے زائد سکول قائم کیے گئے۔ جن میں 10 ہزار سے زائد اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ، ڈیڑھ لاکھ سے زائد طلبہ و طالبات کو سستی اور معیاری تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ منہاج یونیورسٹی لاہور کے نام سے ایک بین الاقوامی معیار کی چارٹرڈ یونیورسٹی ہزاروں طلبہ و طالبات کو جدید علوم فراہم کر رہی ہے۔ نہ صرف جدید علوم بلکہ نوجوان طلبہ و طالبات کی تربیت پر بھی بھرپور توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے نام سے ایک یونیورسٹی ہزاروں طلبہ و طالبات کو دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید علوم فراہم کر رہی ہے۔ منہاج گرلز کالج پاکستان کے صفحہ اول کے بہترین گرلز کالج میں شامل ہے جہاں ہزاروں بچیاں بامقصد تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تعلیمی مراکز ایک پڑھی لکھی باکردار نوجوان نسل کی آبیاری میں پیش پیش ہیں۔ منہاج القرآن کے تعلیمی ادارے شرح خواندگی میں اضافہ کے حوالے سے اپنا قابل فخر قومی و ملی فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام قائم سینکڑوں سکولوں کی انفرادیت یہ ہے کہ بچوں کو عصری علوم اور تربیتی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے جدید نصاب بھی مرتب کیا جاتا ہے، یہ واحد تعلیمی نیٹ ورک ہے جس کے ماہرین تعلیم سالہا سال نصاب کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے قومی مشن پر کاربند رہتے ہیں۔ (جاری کردہ مرکزی شعبہ نشر و اشاعت پاکستان عوامی تحریک) ❁❁❁❁

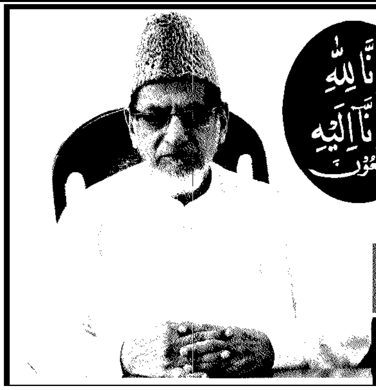

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

عظیم علمی، فکری و ادبی شخصیت

شیخ الحدیث حضرت

علامہ محمد معراج الاسلام

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے دیرینہ ساتھی

30 سال تک جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن سے وابستہ رہے

موت اس دنیا کی سب سے تلخ، اٹل اور ناقابلِ تردید حقیقت ہے۔ یہ ہر ذی نفس کو فنا کے گھاٹ اتار کر ہی دم لیتی ہے۔ بعض ہستیاں ایسی بھی ہوتی ہیں، جن کے لیے موت فنا کا نہیں بلکہ بقا کا پیغام لے کر آتی ہے۔ یہ وہ سعید افراد ہوتے ہیں جنھوں نے اپنی زندگیوں کو علم اور دینِ اسلام کے لیے وقف کیا ہوتا ہے۔ قحط الرجال کے شکار اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کی امت میں خیر کے دریا رواں ہونے کے سبب آج بھی ایسی ہستیاں موجود ہیں جو سانس تو بلاشبہ دورِ فتن میں لے رہی ہیں مگر ان کا تقویٰ، زُہد و ورع اور علم و حلم قرونِ اولیٰ کے اکابرین جیسا ہے۔

ایسی ہی نابغہ روزگار شخصیت محترم شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام تھے جنھوں نے اپنی تمام زندگی دینِ اسلام کے فروغ کے لیے وقف کیے رکھی اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک علوم دینیہ کی خدمت میں مصروف عمل رہے۔ یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ قرآنِ حکیم اور حدیثِ نبوی کی ترویج و تعلیم ہی ان کی زندگی کا مقصد اور ان کا اوڑھنا بچھونا تھی۔

16 اپریل 2017ء کا سورج دُنیائے فانی کے کئی تشنگانِ علم و ادب کو سیراب کر کے خود امر ہوجانے کے درجے پر فائز اس عبقری شخصیت شیخ الحدیث مولانا معراج الاسلام کو اپنے ہمراہ لے گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ.

شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام صرف ایک شخصیت ہی کا نام نہیں بلکہ آسمانِ علم کے درخشندہ اور تابندہ ستارے، علم و ادب کے کوہِ گراں، عظیم مربی اور علم و حکمت کا ایک جاوداں باب کا عنوان بھی ہیں۔ آپ کی علمی ضیاء پاشیوں سے ایک جہاں روشن ہوا ہے۔ آپ اعلیٰ پائے کے مدرس، بے مثال محدث، مقررِ خوش بیاں، عظیم محقق اور صالح مربیِ اسلام تھے۔ زہد عن الدنیا آپ کا شیوۂ زندگی تھا۔ اس دنیاے فانی میں 77 سال گزارنے کے باوجود اس کی لذتیں، رنگینیاں اور حشر سامانیاں کا آپ کے دل کو بھانا تو کجا یہ سب آپ کے قدموں کی دھول کو بھی نہ چھوسکیں۔ آپ کی گفت گو سے ٹپکتی مٹھاس کے اپنے پرائے سبھی معترف ہیں۔ گویا احادیثِ نبوی کی تاثیر خوشبو بن کر آپ کے رگ و پے میں بسی ہوئی تھی۔

جس طرح آپ کا ظاہر صاف، پاکیزہ اور معطر تھا، عین اسی طرح آپ کا باطن بھی اجلا اجلا، نکھرا نکھرا اور معطر و منور تھا۔ اس پر مستزاد نفیس الطبع، ذوقِ سلیم اور شُستہ زبان یہ سب عوامل ان کے اوصافِ حمیدہ کا حصہ تھے۔ آپ عالم باعمل اور شب زندہ دار تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کی زبان و قلم میں یہ تاثیر رکھی تھی کہ فصاحت و بلاغت اور ادب کے دیگر قرینوں سے مزین تحریر و تقریر عام شخص بھی آسانی سے سمجھ لیتا اور اسے اپنی حرزِ جان بنا لیتا تھا۔

1987ء کے آغاز میں آپ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن لاہور تشریف لائے۔ یہاں آپ تدریس کے ساتھ ساتھ ادارہ منہاج القرآن میں مختلف ذمہ داریاں سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے تحریک منہاج القرآن کی نظامت دعوت میں بطور ڈائریکٹر فرائض بھی سرانجام دیئے اور اس کے ساتھ ساتھ جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن میں ڈین فیکلٹی آف شریعہ کے اعلیٰ منصب پر فائز رہ کر جامعہ کی تعمیر و ترقی میں دن رات کوشاں رہے۔ یہاں آپ تقریباً 30 سال تک علم حدیث کے ساتھ ساتھ دیگر فنون کی تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔

شیخ الحدیث مولانا محمد معراج الاسلام کا انتقالِ پُرملال نہ صرف تحریک منہاج القرآن، وطنِ عزیز بلکہ پورے عالمِ اسلام کے لیے ایک الم ناک سانحہ ہے۔ گویا پوری اُمتِ مسلمہ ایک عظیم علمی و روحانی اور نابغہ عصر شخصیت سے محروم ہوگئی ہے۔ وہ علم و ادب اور نورِ معرفت کی ٹھنڈی، میٹھی اور نورانی چھاؤں والے شجرِ سایہ دار تھے، جو اب ہم میں نہیں رہے۔ آپ تحریکِ منہاج القرآن کا قابلِ فخر اثاثہ تھے، ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔ تحریک منہاج القرآن بالعموم اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن بالخصوص آپ کی اعلیٰ علمی، ادبی، فکری خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گا۔ مؤرخ جب بھی تاریخ لکھے گا تو آپ کی علمی خدمات کو آبِ زر سے لکھنے پر مجبور ہوگا۔ آپ نے تلامذہ کی صورت میں جو صدقہ جاریہ ورثے میں چھوڑا ہے، وہ قیامت تک آپ کے درجات کی بلندیوں کا باعث بنتا رہے گا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے حضرت شیخ الحدیثؒ کے صاحبزادگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے ان کے انتقال کو علم و فکر کی دنیا کے ساتھ ساتھ تحریک منہاج القرآن اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کا ناقابلِ تلافی عظیم نقصان قرار دیا اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے بلندیٔ درجات کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلامؒ کے جنازے میں مرکزی امیر تحریک محترم صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور، جملہ مرکزی قائدین، عہدیداران و کارکنانِ تحریک، محترم مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، محترم ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی، جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن اور منہاج یونیورسٹی کے جملہ اساتذہ کرام، منہاجینز، طلبہ، علماء و مشائخ اور عوام الناس کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

رسمِ قل کی تقریب میں بھی تحریک کے مرکزی قائدین، کارکنان، جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے اساتذہ و طلبہ، مشائخ و علماء اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے ٹیلی فونک خصوصی گفتگو فرماتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث کی خدمات کو بھرپور انداز میں خراجِ عقیدت پیش کیا۔

شیخ الحدیث مولانا محمد معراج الاسلام بلاشبہ نورِ حق کا ایک آفتاب تھے، ظلمتوں میں ماہتاب تھے اور نکہتِ علم و حکمت کا مہکتا گلاب تھے۔ ان کے اَفکار متلاشیانِ حق کیلئے نقشِ راہ تھے اور رہیں گے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مرقدِ شیخ الحدیث علامہ محمد معراج الاسلام کو جنت الفردوس کا گل زار بنائے اور ان کے علمی ورثے کو قیامت تک کے اہلِ حق کے لیے نورِ ہدایت بن کر چمکتا، مہکتا اور سرسبز و شاداب رکھے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف

توبہ و استغفار ایک تعارف

جلیل احمد ہاشمی☆

توبہ گناہوں بھری زندگی سے طبعاً نفرت ہو جانے پر ندامت اور شرمندگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے کا نام ہے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جس کا منتظر خود رب ذوالجلال والاکرام ہے۔ انسانی قلوب پر اثر انداز ہونے والی ظاہری اور باطنی ظلمتوں کے باعث ہماری روحانی اقدار اس حد تک پستی کا شکار ہو چکی ہیں کہ اصلاحِ احوال کی کوئی صورت دور دور تک نظر نہیں آ رہی۔ مسلمان بحیثیت مجموعی دین سے دوری کے باعث مادیت و دہریت اور لا دینیت جیسے لا تعداد گمراہ کن فتنوں میں مبتلا ہو کر شیطنت کے ہم نوا بنے بیٹھے ہیں اور اسی میں اپنی عافیت و سلامتی کے متلاشی ہیں۔

ہمیں نفس کے دھوکے اور مغالطے سے بچنے اور شیطان کے شر سے ہوشیار رہنے کی سخت ضرورت ہے۔ نام نہاد جاہل مبلغین کے خود ساختہ نظریات نے ہمیں عمل کی طرف راغب ہونے سے روک رکھا ہے اور یہ امر سب سے زیادہ ہلاکت انگیز ہے۔ اس ضمن میں ''بغیر عمل کئے مغفرت و بخشش کا امیدوار ہونا۔۔۔ زبانی توبہ و استغفار پر ہی خود کو نیک و صالح تصور کر لینا۔۔۔ احادیث کے صحیح مفہوم سے نا آشنا ہو کر صرف زبانی گنتی کے عمل کو کافی سمجھنا۔۔۔ خوفِ خدا کے بجائے صرف اور صرف امید و رجا کو تھام لینا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی وسعتِ رحمت، وسعتِ عفو و درگذر کے بھروسے پر نام نہاد جرأت کا اظہار کرتے ہوئے بے خوف ہو جانا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت و سفارش پر اس قدر بھروسہ کرنا کہ عمل کے حوالے سے بالکل ہی فارغ ہو جاتا''۔ یہ اور اس قسم کی بے شمار باطل توضیحات انسان کو رجوع الی اللہ سے روکتی ہیں۔

ایسے ماحول میں اصلاحِ احوال کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے باقاعدہ ایک نظم کے ساتھ مختلف روحانی و تربیتی اجتماعات میں گناہوں میں لت پت بندوں کو رجوع الی اللہ کا حقیقی پیغام توبہ و استغفار کی شکل میں صحیح فکر کے ساتھ دینا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پاکستان بھر میں اس منفرد اخلاص بھری کاوش کی اندازے سے کہیں بڑھ کر پذیرائی ہوئی اور لوگ جوق در جوق ان اجتماعات میں شرکت کرنے لگے۔ مادی تہذیب سے مرعوب نئی نسل کے نوجوان جو اخلاقی، روحانی اور تہذیبی روایات کو فراموش کر کے محض دنیوی زندگی ہی کو اپنا مرکز و محور سمجھ بیٹھے تھے، دور و نزدیک سے کشاں کشاں تحریک منہاج القرآن میں شمولیت اختیار کرنے لگے۔

شیخ الاسلام کی توبہ و استغفار کے موضوع پر رجوع الی اللہ کی اس مخلصانہ دعوت کے نتیجے میں الحمد للہ لاکھوں نوجوانوں کی زندگیاں بدل چکی ہیں اور آج وہ تحریک منہاج القرآن کے دست و بازو بن چکے ہیں۔ بلاشبہ توبہ و استغفار حقیقی سعادت و کامرانی اور اُخروی نجات کی راہ ہے۔

ایک عرصے سے اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا جا

☆ سکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ لاہور

رہا تھا کہ شیخ الاسلام کے توبہ و استغفار کے موضوع پر کئے گئے خطابات کو کتابی شکل دی جائے تا کہ اِن کے اثرات سے ہر خاص و عام مزید مستفید ہوسکے۔ چنانچہ شیخ الاسلام کے توبہ و استغفار پر کئے گئے خطابات کو کتابی شکل دی گئی اور آج یہ کتاب ''توبہ و استغفار'' ہی کے نام سے ہر خاص و عام کی تربیت میں اہم کردار ادا کررہی ہے۔ ذیل میں اس کتاب کے ابواب کا ایک تعارفی خاکہ بیان کیا جارہا ہے۔

کتاب کے مندرجات

۱۔ اس تصنیف کے پہلے باب کو توبہ کے معانی کے بیان سے شروع کیا گیا ہے۔ توبہ لغوی اعتبار سے اعترافِ گناہ، احساسِ ندامت اور گناہ سے روگردانی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے عبارت ہے۔ علاوہ ازیں آیاتِ قرآنی کی روشنی میں توبہ کی اہمیت، حدیث رسول ﷺ سے توبہ کی اہمیت اور صحابہ و سلف صالحین کے اقوال و اعمال کی روشنی میں توبہ کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا گیا ہے۔

۲۔ دوسرے باب میں توبہ کی شرائط و فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ انسان کو استقامت اور تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرتے ہوئے قلبی شہوات سے آگاہ رہنے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ جوانی میں توبہ کی فضیلت اور معافی مانگنے کے عمل سے اللہ تعالیٰ کی محبت کو بیان کرکے توبہ کی طرف رغبت دلائی گئی ہے۔ بلاشبہ توبہ روحانی مقام کی کنجی ہے۔ اسی سے ہر روحانی مقام کی ابتداء ہوتی ہے اور راہ کھلتی ہے۔

۳۔ تیسرے باب میں توبہ کے آداب کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ کوئی عمل بھی آداب بجا لائے بغیر کامیاب نہیں ہوتا۔ بعض صالحین کے قبول توبہ کے واقعات کے بیان نے اس باب کی اہمیت کو خوب اجاگر کیا ہے۔

۴۔ چوتھا باب توبہ کی اقسام اور اس کے متعلقات کو محیط ہے۔ توبہ کی عمومی اقسام توبہ النصوح، توبہ انابت، توبہ اِستجابت اور توبہ اِستحیاء ہیں۔ اس کے علاوہ درجات بندگی اور روحانی پختگی کے اعتبار سے بھی توبہ کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں اس باب میں انسانی اعضاء سے سرزد ہونے والے گناہوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے تاکہ ان سے بروقت آگاہ ہوکر ہر کوئی اپنی بخشش کا بندوبست کرسکے۔

۵۔ پانچویں باب میں توبہ اور خشیت الٰہی کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن وحدیث اور آثار واقوال کے ساتھ ساتھ صالحین کا اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و بکاء کے ذکر سے قارئین کے قلوب کو آتشِ شوق سے لبریز کرنے کا سامان بہم کیا گیا ہے۔

۶،۷۔ چھٹے اور ساتویں باب میں طلب مغفرت کے مخصوص اوقات و ایام کے بیان کے ساتھ ساتھ بعض تائبین کے ایمان افروز اور روح پرور واقعات بیان کئے گئے ہیں۔

۸۔ آٹھویں باب میں غفلت سے بیداری کی شرائط اور تقاضوں کا ذکر کیا گیا ہے جس کے بغیر توبہ تکمیل پذیر نہیں ہوسکتی۔ پھر محاسبہ اور مراقبہ کی حقیقت اور اس سے متعلق ایک عمومی غلط فہمی کو دور کیا گیا ہے۔

۹۔ نویں باب میں توبہ اور دعا کے باہمی تعلق پر انتہائی اہمیت کی حامل ایمان افروز گفتگو کی گئی ہے جس سے دل خود بخود دعا کی طرف مائل ہوتا ہے۔ دعا کیا ہے! یہ ایک گنہ گار کے اعترافِ گناہ پر دل کی اتھاہ گہرائیوں میں جنم لینے والی شرمندگی اور ندامت کے احساس کو زبان دینے کا نام ہے۔

۱۰۔ دسویں باب میں منتخب اور معروف قرآنی اور نبوی دعاؤں کا ذکر کیا گیا ہے جو قبولیت توبہ کے لئے تیر بہدف وسیلہ کا درجہ رکھتی ہیں۔

اردو زبان میں 548 صفحات پر مشتمل یہ عظیم مفصل اور ضخیم کتاب غالباً گذشتہ کئی صدیوں میں پہلی ایسی کتاب ہے جو توبہ و استغفار کے حوالے سے تمام پہلوؤں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس کے مطالعہ سے توبہ کے ذریعے رجوع الی اللہ کا داعیہ قاری کے من میں جنم لیتا محسوس ہوتا ہے اور یہی اس تصنیف کا واحد مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن

انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے شب و روز کوشاں

حلال مال کی پاکیزگی کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی دینی فریضہ ہے

تحریک منہاج القرآن ایک ہمہ جہت اور ہمہ گیر تحریک ہے جو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی قیادت میں معاشرے میں تبدیلی کیلئے انتھک جدوجہد کر رہی ہے۔آپ کی رہنمائی میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے لاکھوں کارکنان احیائے اسلام، تجدید دین اور اصلاح احوال امت کے ساتھ ساتھ دکھی انسانیت کی فلاح و بہبود کیلئے بھی شب و روز کوشاں ہیں۔ اس ضمن میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن تعلیم، صحت اور فلاحِ عام کے سلوگن کے ساتھ میدان عمل میں شاندار بین الاقوامی، قومی اور معاشرتی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلوقِ خدا کی خدمت کے لیے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن جن منصوبہ جات پر عمل پیرا ہے وہ درج ذیل ہیں:

1۔ تعلیمی منصوبہ جات

MWF کے زیر اہتمام درج ذیل تعلیمی منصوبہ جات جاری و ساری ہیں:

(i)۔آغوش: آغوش یتیم اور بے سہارا بچوں کے لیے اعلیٰ سطح کا تعلیمی منصوبہ ہے۔ جس میں بچوں کو مفت تعلیم، کھانا، رہائش، لباس کے ساتھ وطن عزیز کے مفید شہری بننے کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

(ii)۔سٹوڈنٹس ویلفیئر بورڈ: تحریک کے تحت چلنے والے تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم مستحق بچوں کے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لئے سٹوڈنٹس ویلفیئر بورڈ مصروف عمل ہے۔

(iii)۔سکالرشپ: ہونہار اور ذہین طلبہ میں سالانہ لاکھوں روپے سکالرشپ کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔

(iv)۔منہاج یونیورسٹی لاہور: منہاج یونیورسٹی لاہور میں زیر تعلیم ہونہار، ذہین اور مستحق طلباء و طالبات میں کروڑوں روپے سکالرشپ کی صورت میں دیئے جاتے ہیں۔

2۔معاشرتی منصوبہ جات

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے درج ذیل خدمات سرانجام دی جارہی ہیں:

(i)۔اجتماعی شادیاں: یتیم اور بے سہارا غریب بچیوں کی شادیاں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی ترجیح ہے۔ اس سلسلہ میں ملک بھر میں بڑے شہروں میں سالانہ بنیادوں پر اجتماعی شادیوں کی تقاریب منعقد کی جاتی ہیں۔جن میں اب تک 1225 شادیاں کروائی جا چکی ہیں۔

(ii)۔پینے کے صاف پانی کا منصوبہ: ملک بھر میں بالعموم اور تھرپارکر، اندرون سندھ، بلوچستان، جنوبی پنجاب اور خیبر پختونخواہ میں بالخصوص سینکڑوں واٹر پمپ نصب کیے جاچکے ہیں۔

(iii)۔قدرتی آفات: قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کی خوراک، لباس، رہائش، ادویات اور ضروری سامان

زندگی کی فراہمی MWF کی اولین ترجیح ہے۔ اس میں بلا امتیاز رنگ ونسل، مذہب MWF دنیا بھر میں اپنے نیٹ ورک کے ذریعے مصروف عمل ہے۔

3۔میڈیکل سہولت

MWF جہاں تعلیمی اور معاشرتی منصوبہ جات پر کام کررہی ہے وہاں میڈیکل سہولیات فراہم کرنے کے لئے درج ذیل منصوبے بھی جاری ہیں:

(i)۔ایمبولینس سروس: 40 سے زائد شہروں میں ایمبولینس سروس جاری ہے۔

(ii)۔ڈسپنسریز: وطن عزیز کے مختلف شہروں اور دیہاتوں میں فری ڈسپنسریز کا قیام عمل میں لایا گیاہے۔ اس نیٹ ورک میں توسیع جاری ہے۔

ہدایات برائے زکوٰۃ مہم 2017ء

اسلام دین فطرت ہے۔ اس نے معاشرے کے نادار، غریب، یتیم اور مستحق افراد کی کفالت کا بہت خوبصورت نظام زکوٰۃ کی ادائیگی کی صورت میں دیا ہے۔ MWF کے مذکورہ تمام منصوبہ جات کو جاری رکھنے اور اس کے علاوہ فلاحی منصوبہ جات کی تکمیل کیلئے کروڑوں روپے فنڈز درکار ہیں۔ جتنے زیادہ فنڈز میسر ہوں گے اسی قدر انسانیت کی خدمت زیادہ کی جاسکے گی۔ جس طرح ہم ہر سال چرمہائے قربانی کی مہم چلاتے ہیں او ہزار ہا افراد سے رابطہ کے نتیجے میں ہزارہا چرمہائے قربانی اکٹھی کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔اسی طرح اس سال ہم زکوٰۃ مہم میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

دورانیہ: امسال اس مہم کا دورانیہ یکم اپریل 2017ء تا 30 جون 2017ء ہوگا۔

اقدامات

زکوٰۃ مہم کو کامیاب بنانے کے لئے کارکنان تحریک اور تنظیمات درج ذیل اقدامات بروئے کار لائیں:

(i)۔ضلع/صوبائی حلقہ جات کی سطح پر زکوٰۃ مہم کے انچارج کی تعیناتی

(ii)۔ترغیب کے لیے بڑے ورکرز کنونشن کا انعقاد (iii)۔ضلع /صوبائی حلقہ جات، یوسی اور انفرادی اہداف کا تعین

(iv)۔مناسب تشہیر کا بندوبست جس میں مقامی فلاحی/تعلیمی منصوبہ جات کا ذکر ہو۔

(v)۔مقامی منصوبہ جات کی تشہیر اور نئے منصوبہ جات کا آغاز کرنا جیسے جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن، شعبہ تحفیظ القرآن وغیرہ

(vi)۔جمع شدہ زکوٰۃ کا ریکارڈ ترتیب دینا۔

(vii)۔ضلعی اور صوبائی حلقہ جات کے اجلاس کر کے اس کی تقسیم کار کرنا۔

(viii)۔کارکنان اپنے رشتہ داروں/ دوستوں/ جاننے والوں اور معاشرے کی صاحبِ ثروت شخصیات سے رابطے کے لئے ان افراد کی باقاعدہ فہرست مرتب کریں۔

جمع شدہ زکوٰۃ کی تقسیم

جمع شدہ زکوٰۃ کی تقسیم درج ذیل فارمولہ کے مطابق کی جائے گی:

(i)۔مرکزی فلاحی منصوبہ جات:15% (ii)۔مقامی فلاحی منصوبہ جات:40%

(iii)۔مقامی جنرل ویلفیئر 20% (iv)۔دعوت وتربیت کے نظام کا استحکام 25%

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام

23 شادیوں کی پُروقار اجتماعی تقریب

رپورٹ: طالب حسین سواگی

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 23 شادیوں کی پُروقار اجتماعی تقریب 19 مارچ 2017ء کو منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ شادیوں کی اس اجتماعی تقریب میں 21 مسلم اور 2 مسیحی جوڑے رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ مسلم جوڑوں کا نکاح منہاج القرآن علماء کونسل کے سکالرز نے پڑھایا جبکہ مسیحی جوڑوں کا نکاح ان کے مذہبی رہنما نے پڑھایا۔ ہر دولہن کو پونے دو لاکھ روپے کا گھریلو سامان کا تحفہ دیا گیا۔ 700 باراتیوں کیلئے کھانے کا اہتمام تھا۔

اس تقریب کی صدارت منہاج القرآن کے صدر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی جبکہ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ محترم شیخ رشید احمد، مجلس وحدت المسلمین کے سیکرٹری جنرل محترم راجہ ناصر عباس، محترم غلام محی الدین دیوان (ممبر قانون ساز اسمبلی آزاد کشمیر)، محترم ڈاکٹر عامر بلوچ، محترمہ ڈاکٹر زرقا، محترم فردوس جمال، محترم حاجی محمد امین قادری، محترم شفیق قادری، محترم ڈاکٹر عابد عزیز، محترم مفتی عبدالقیوم ہزاروی اور محترمہ ثروت روبینہ مہمان خصوصی تھے۔

شادیوں کی اجتماعی تقریب میں محترم صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، قائم مقام ناظم اعلیٰ محترم جی ایم ملک، محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد، محترم فیاض وڑائچ، محترمہ مسز ڈاکٹر حسین محی الدین، محترمہ ام حبیبہ، محترمہ زینب ارشد، محترم اقبال ڈوگر، محترم علامہ شاہد لطیف قادری، مرکزی سیکرٹری اطلاعات محترم نوراللہ صدیقی، محترم جواد حامد، محترم پادری سیموئیل نواب، محترم شاہد ملک، محترم ارشد مہر اور دیگر احباب نے خصوصی شرکت کی۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ہونے والی اجتماعی شادیوں کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول ﷺ سے ہوا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم ساجد محمود بھٹی، محترم شاہد اقبال یوسفی اور محترم خرم شہزاد نے سرانجام دیئے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے ڈائریکٹر سید امجد علی شاہ نے خطبہ استقبالیہ میں منہاج ویلفیئر کے فلاحی کاموں کی رپورٹ بیان کرتے ہوئے کہا کہ منہاج ویلفیئر اس وقت 14 ویں سالانہ تقریب منعقد کررہی ہے۔ اب تک تقریباً 1225 جوڑوں کی شادیاں منہاج ویلفیئر کے تحت ہوچکی ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے دلہن کو جہیز کی صورت میں تمام ضروریات زندگی کا سامان مہیا کیا جاتا ہے۔

MWF کے زیر اہتمام اس وقت تک 1225
اجتماعی شادیاں منعقد ہوچکی ہیں

اجتماعی شادیوں کے علاوہ بھی فلاحی کاموں میں ویلفیئر کام سرانجام دے رہی ہے۔ بلوچستان اور تھر میں واٹر پمپ لگوائے جارہے ہیں۔ میڈیکل کیمپس اور ایمبولینس سروس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے تقریب کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پبلک سروس بہترین عبادت ہے۔ اولیاء اللہ انسانیت سے محبت کے باعث آج تک انسانوں کے دلوں میں زندہ ہیں۔ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے خدمات سرانجام دینا ہی دین اسلام کی حقیقی روح ہے۔ دین اسلام جہاں فرائض و واجبات کا حکم دیتا ہے وہاں حقوق العباد کا حکم بھی فرماتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے معمولات کو دیکھا جائے تو یہ چیزیں ہمیں ان کی

حیات مبارکہ کا حصہ نظر آتی ہیں۔ غرباء اور معاشرے کے مفلوک الحال طبقے کے لوگوں کی خدمت کرنا اور انہیں ضروریاتِ زندگی کا سامان فراہم کرنا اصل میں ذوق خدائی ہے جو ان لوگوں نے اپنے رب کو راضی کرنے کے لئے اپنائے ہیں۔ مخلوق کو پالنا اور مخلوق کو کھانا کھلانا دراصل اللہ کی ذات کا ذوق ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مساکین کی خبر گیری نہیں کرتے، ان کا یہ عمل دراصل دین کو جھٹلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسی ذوق کو اپناتے ہوئے صوفیاء کرام نے زندگی گزاری ہے۔ ہم نے نہ تو ان کا زمانہ پایا ہے اور نہ ان کو دیکھا ہے مگر آج بھی ان درگاہوں پر لاکھوں لوگوں کی امداد ہوتی ہے اور انہیں رزق میسر آتا ہے۔ یہی معمول اولیاء کرام کی زندگیوں میں بھی تھا کہ ان لوگوں نے اپنی زندگیوں کو انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔

تحریک منہاج القرآن گذشتہ 37 سال سے ہر سطح پر عوام الناس کی خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ تحریک کی جملہ خدمات خلقِ خدا سے محبت کی علامات ہیں۔ اس کے پیچھے سب سے بڑی طاقت اور اہمیت کی بات شیخ الاسلام کا انسانیت کا درد محسوس کرنا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عوام الناس کے حقوق کے لئے 70 دن کا دھرنا اسلام آباد کی سڑکوں پر نہ ہوتا۔ یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن سے ظلم دیکھا نہیں جاتا، وہ اپنا آرام چھوڑ کر دوسروں کی مدد کرنا اپنا فرض جانتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ساتھ دینا ضروری ہوتا ہے جو انسانیت کا درد دل رکھتے ہوں۔

عوامی مسلم لیگ کے صدر محترم شیخ رشید احمد نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری اجتماعی شادیوں کے ذریعے غریب بچوں اور بچیوں کے سروں پر ہاتھ رکھ کر عظیم انسانی خدمت کر رہے ہیں، جو قابل تعریف ہے۔ میں منہاج القرآن والوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کی طرف سے ایسے کام ہمیشہ ہمارے سامنے آتے ہیں جو ہمارے لئے نمونہ عمل ہوں۔ آپ لوگ ہمیشہ اپنے مشن میں لگے رہتے ہیں اور ایسے لوگ ہی انقلاب لے کر آتے ہیں۔

آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن محترم غلام محی الدین دیوان نے کہا کہ ادارہ منہاج القرآن انسانیت کی خدمت کر رہا ہے۔ میں جب بھی یہاں آتا ہوں میرے دل کو سکون ملتا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری واحد قومی سیاسی لیڈر ہیں جو تعلیم بھی دے رہے ہیں اور غریب بچوں اور بچیوں کے سروں پر ہاتھ بھی رکھے ہوئے ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کو نہ ماننے والے چند لمحات کیلئے ان کے زیرنگرانی ہونے والے کاموں کو نگاہ میں لائیں، یہ کام شیخ الاسلام کی صلاحیتوں اور خدمات کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

غرباء اور مساکین کو ضروریاتِ زندگی کا سامان فراہم کرنا ذوقِ خدائی کے زمرے میں شامل ہے

مجلس وحدت المسلمین کے سیکرٹری جنرل محترم راجہ ناصر عباس نے اپنے خطاب میں کہا کہ شادی انسان کی زندگی میں انقلابی تبدیلی لے کر آتی ہے، یہ ''میں'' سے ''ہم'' کی طرف سفر ہے۔ غریبوں کیلئے فکر مند ہونا اللہ کو پسند ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ منہاج القرآن انسانیت کی خدمت کو عبادت کا ذریعہ بنائے ہوئے ہے۔ منہاج ویلفیئر کو اس انسانی خدمت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے جو شجرہ طیبہ لگایا ہے آج اس کے سائے میں ہر مسلک اور ہر مذہب کے لوگ بیٹھتے ہیں۔ یہ ان کی احساسِ انسانیت کی مثال ہے۔

تقریب سے محترم شفیق قادری اور محترم حاجی امین القادری (سنٹرل پنجاب ویلفیئر منہاج) نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے اجتماعی شادیوں کے اہتمام کے حوالے سے بالخصوص اور شیخ الاسلام کی فلاح عامہ کی جملہ خدمات کو بالعموم خراجِ تحسین پیش کیا۔ تقریب میں تمام دولہوں کو مہمانانِ گرامی نے تحائف پیش کئے۔ تقریب کے اختتام پر محترم مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی نے خصوصی دعا فرمائی۔ ❁❁❁❁❁

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ محترم حاجی غلام فرید بلوچ (ضلعی نائب امیر TMQ ڈیرہ اسماعیل خان) کی والدہ، محترم محمد یعقوب عابدی (روجھان، راجن پور) کا جواں سالہ بیٹا، محترم شیخ خالد حسین (لائف ممبر مریدکے) کے والد، محترم خالد حسین (سابقہ ناظم تحصیل مریدکے) کی والدہ، محترم میاں غلام مصطفیٰ (سیالکوٹ) کا بھتیجا، محترم ملک ثناء اللہ (صدر TMQ پی پی 121 بجوات) کے والد اور دادی، محترم غلام سرور چشتی (ناظم مالیات کروڑ لعل عیسن) کے والد، محترم محمد رمضان (مریدکے) کی والدہ، محترم شہزاد ورک (مریدکے) کا جواں سالہ بھائی، محترم رانا محمد جمیل (صدر عوامی تحریک مریدکے) کے بہنوئی کے والد، محترم حاجی محمد رمضان جھنڈیر (کروڑ لعل عیسن) کے والد، محترم سید ساجد حسین شاہ بخاری (جلالپور بھٹیاں) کی والدہ، محترم رانا مجاہد حسین (ناظم TMQ گوجرہ) کی ساس، محترم محمد سلمان (گوجرہ) کی ممانی جان، محترم محمد صدیق بھٹی (نیا لاہور) کی خالہ جان اور کزن، محترم عامر وقاص (ضلعی ناظم ساہیوال) کے سسر، محترم علامہ نور الزماں نوری (پناہ کے شریف) کی والدہ، محترم محمد یونس القادری (ضلعی امیر سیالکوٹ) کے سسر، محترم ڈاکٹر مسعود احمد (سیالکوٹ) کے والد، محترم آفتاب احمد قادری (سیالکوٹ) کے تایا جان، محترم ملک تجمل (سیالکوٹ) کے دادا جان، محترم خلیل احمد طاہر (ضلعی امیر جڑانوالہ) کی پھوپھو جان، محترم ضیاء اللہ قادری (جڑانوالہ) کے والد، محترم ملک عاشق اعوان (جڑانوالہ) کے ماموں جان، محترم محمد زاہد (پی پی 95 گوجرانوالہ) کی والدہ، محترم سردار خالد حیات (پی پی 96 گوجرانوالہ) کے بڑے بھائی، محترم قاری احمد رضا جماعتی (گوجرانوالہ) کی ہمشیرہ، محترم حافظ محمد اشفاق مغل (گوجرانوالہ) کے چچا جان، محترم محمد راشد میر (ناظم گوجرانوالہ) کے کزن، محترم ممتاز علی قادری (ناظم چنیوٹ) کا بھانجا، محترم ظہیر احمد قادری (فیروز والہ) کی والدہ، محترم احمد رضا (ناظم کسووال) کے بڑے بھائی، محترم حاجی ریاض احمد (پی پی 164) کی والدہ، محترم سرفراز احمد چشتی (پی پی 164) کی والدہ اور والد، محترم شیخ محمد اشرف صندل (سمبڑیال)، محترم کیپٹن محمد اشرف، محترم غلام عباس چیمہ (صدر TMQ جاپان) اور محمد الیاس چیمہ کی والدہ محترمہ، محترم محمد عباس خان (نائب صدر پاکستان عوامی تحریک لاہور) کے سسر، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر محمد عمر حیات مغل (ناظم UC-132 ٹاؤن شپ) کی والدہ اور محترم ملک احمد خان اعوان (سابقہ صدر کینٹ ٹاؤن لاہور) کے والد محترم قضائے الٰہی سے انتقال فرمائے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

انتقالِ پُر ملال: گذشتہ ماہ مرکز پر خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزا و اقارب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆ محترم راجہ زاہد محمود (نائب صدر پاکستان عوامی تحریک سنٹرل پنجاب) کے بہنوئی محترم عنصر محمود

☆ محترم سید الطاف حسین گیلانی (سینئر رہنما) کے بیٹے ☆محترم غلام فاروق (خادم ایوانِ قائد) کے والد محترم

☆ محترمہ ملکہ صبا (اسسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ دختران اسلام) کے شوہر محترم ماجد رحمٰن ہارٹ اٹیک کی وجہ سے انتقال کر گئے۔

☆ محترم ثناء اللہ طاہری (آئی ٹی ممبر) کی والدہ محترمہ ☆محترم محبوب عالم (منتظم گوشہ درود) کے والد محترم

☆ محترم طالب حسین سواگی (اسسٹنٹ ایڈیٹر ماہنامہ منہاج القرآن) کی پھوپھو جان (مظفر گڑھ)

☆ محترم محمد اشفاق انجم (کمپیوٹر آپریٹر ماہنامہ منہاج القرآن) کی تائی جان (کوٹ لکھپت لاہور)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم امیر تحریک صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران نے مرحومین کے انتقال پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل و اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امت مسلمہ کی وکالت کا حق ادا کر دیا

اندرون، بیرون ملک قائد ڈے کے حوالے سے منعقدہ تقریبات میں صحت و تندرستی کیلئے دعائیں، قومی، ملی، اسلامی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا

مرکزی تقریبات قائد ڈے

محفل سماع: عالمی سفیر امن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ پر 19 فروری 2017ء کو منہاجینز کے زیراہتمام ''محفل سماع و دعائیہ تقریب'' مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ عالمی شہرت یافتہ درباری قوال شیر علی، مہر علی اور ہمنواوں نے محفل سماع میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی اور صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی نے بذریعہ ویڈیو لنک کینیڈا سے پروگرام میں خصوصی شرکت کی جبکہ چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدر منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری پروگرام کی صدارت کر رہے تھے۔ دعائیہ تقریب میں خواجہ قطب الدین فریدی، صاحبزادہ پیر قمر سلطان امیر افضل، آستانہ عالیہ حق باہو سمن آباد لاہور صوفی خاکسار اور جمعیت علما پاکستان نیازی گروپ کے سینیر نائب صدر پیر اختر رسول مہمان خصوصی تھے۔ امیر تحریک مسکین فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، مربی گوشہ درود سید مشرف شاہ، صدر منہاجینز ابوالحسن الازہری، ناظم سیکرٹریٹ جواد حامد اور دیگر مرکزی قائدین بھی اسٹیج پر موجود تھے۔محفل میں لاہور اور گردونواح سے خواتین و حضرات شرکاء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

محفل سماع کے بعد منہاجینز فورم کی طرف سے ناظم سیکرٹریٹ جواد حامد نے خصوصی گفتگو کی اور شیخ الاسلام کی سالگرہ پر جملہ کارکنان کو مبارکباد پیش کی۔محفل سماع میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کی خوشی میں 3 عمرہ کے ٹکٹ بذریعہ قرعہ اندازی دیئے گئے۔

تحدیث نعمت کانفرنس: منہاج القرآن علماء کونسل کے زیراہتمام قائد ڈے کے حوالے سے عظیم الشان تحدیث نعمت کانفرنس بعنوان ''شیخ الاسلام کی علمی وفکری خدمات'' جامعہ ام اشرف جمال فیروز پور روڈ لاہور پر محترم پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔جسمیں حلقہ سیفیہ پاکستان کے سربراہ محترم پیر عاشق اللہ سیفی (سجادہ نشین دربار عالیہ سیفیہ)، محترم علامہ مفتی نعیم جاوید نوری (صدر جمیعت علماء پاکستان نورانی لاہور)، محترم علامہ پیر اختر رسول قادری (سینئر نائب صدر جمیعت علماء پاکستان نیازی)، محترم علامہ ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد، محترم علامہ الحاج امداد اللہ قادری، محترم علامہ سید فرحت حسین شاہ، منہاج القرآن علماء کونسل کے مرکزی صدر محترم علامہ امداداللہ قادری، محترم پیر غلام نصیر الدین چراغ، محترم علامہ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری، محترم مولانا خلیل حنفی، محترم علامہ غلام مصطفیٰ، محترم مولانا قاری عبد المختار قادری، محترم پیر سید امداد حسین شاہ، محترم علامہ غلام اصغر صدیقی نے خصوصی شرکت کی۔

نظامت کے فرائض محترم علامہ میر محمد آصف اکبر قادری (مرکزی ناظم علماء کونسل) نے سرانجام دیئے، ملک بھر سے

نامور جید علماء مشائخ نے بھرپور شرکت کی۔ علماء مشائخ نے شیخ الاسلام کی عملی، تحقیقی فکری خدمات پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ آپ علم دوست شخصیت ہیں جنہوں نے پوری انسانیت کو امن، محبت اتحاد بین المسالک اور بین المذاہب ہم آہنگی و رواداری کا درس دیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت ایک ایسی لائبریری کی مانند ہے جس کے کسی بھی گوشے کو کما حقہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پوری امت مسلمہ کیلئے عظیم انعام ہے۔ ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے۔ تنگ نظری اور انتہا پسندی کیخلاف ڈاکٹر طاہر القادری نے دلیل کی طاقت سے فتح حاصل کی ہے۔ ان کی فکر کو فروغ دینا علماء کی ذمہ داری ہے کیونکہ طاہر القادری ذات کا نہیں اسلام کی حقیقی فکر کا دوسرا نام ہے۔

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی: منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام قائد ڈے کے حوالے سے تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (چیئرمین MES) محترم خرم نواز گنڈاپور (ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن) محترم راشد حمید کلیامی (MD MES) محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم غوری (وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی) محترم کرنل (ر) محمد احمد (رجسٹرار منہاج یونیورسٹی) محترم کرنل (ر) مبشر اقبال (ڈائریکٹر ایڈمن منہاج یونیورسٹی) محترم محمد عدنان (ڈائریکٹر فنانس تحریک منہاج القرآن) محترم محمد جاوید (ڈائریکٹر فنانس MES) محترم ناصر اقبال ایڈوکیٹ (سیکرٹری چیرمین MES) محترم علی وقار قادری (ڈپٹی ڈائریکٹر کریکولم) محترم سیف اللہ بھٹی (کنٹرولر امتحانات) محترم محمد اکرام غوری (ڈپٹی ڈائریکٹر سکولز) محترم وحید اختر (ڈپٹی ڈائریکٹر ٹریننگ) محترم فاروق اعوان (ڈپٹی ڈائریکٹر MSD) محترم عباس احمد نقشبندی (وائس پرنسپل تحفیظ القرآن) نے شرکت کی۔ اس تقریب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی برتھ ڈے کے حوالے سے ایک منفرد انداز اپنایا گیا۔ شیخ الاسلام کے نام کی نسبت سے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ان افراد کو بطور مہمانان خصوصی دعوت دی گئی جن کا نام طاہر تھا۔ اس موقع پر محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (چیئرمین MES) نے شعبہ تعلیم میں کردار سازی اور MES کے قیام کے حوالے سے شیخ الاسلام کی خدمات کو خوبصورت پیرائے میں بیان فرمایا۔

منہاج یونیورسٹی: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 66 ویں سالگرہ کے حوالے سے تقریب 17 جنوری 2017ء کو منہاج یونیورسٹی لاہور میں منعقدہ ہوئی، جس کی صدارت ڈپٹی چیئرمین بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کی۔ امیر تحریک منہاج القرآن صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، سیکرٹری جنرل عوامی تحریک خرم نواز گنڈا پور، وائس چانسلر منہاج یونیورسٹی ڈاکٹر اسلم غوری، نائب صدر تحریک منہاج القرآن بریگیڈئر (ر) محمد اقبال اور رجسٹرار منہاج یونیورسٹی کرنل (ر) محمد احمد نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔ اس موقع پر مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شیخ الاسلام کی امن، محبت، علم، تحقیق اور رواداری کیلئے عالمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تن تنہا تحریک منہاج القرآن کا آغاز کرنے والے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت آج اپنا عالمی تشخص رکھتی ہے۔ شیخ الاسلام علم، امن، انسانی حقوق کے فروغ اور عالمی قیام امن کے داعی کے طور پر ایک محقق و مصنف اور عظیم اسکالر کے روپ میں دنیا کے لیے اتھارٹی بن چکی ہیں، جن سے عالم اسلام کے علاوہ مغربی دنیا بھی مستفیض ہو رہی ہے۔

شہدائے ماڈل ٹاون کے گھروں پر قائد ڈے تقریبات: سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کی فیملیز نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 66 ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے اپنے گھروں میں قائد ڈے دعائیہ تقریبات کا اہتمام کیا اور کیک کاٹا۔ 19 فروری 2017ء کو منہاج القرآن لاہور کے قائدین نے شہدائے ماڈل ٹاون کے ورثاء و فیملیز کے گھر جا کر قائد ڈے تقریبات میں شرکت کی۔ ان دعائیہ تقاریب میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی صحت، سلامتی اور درازی عمر کیلئے

دعا بھی کی گئی۔ اس موقع پر شہدائے ماڈل ٹاون کے ساتھ ملک بھر میں دہشتگرد حملوں میں شہید ہونیوالوں کے درجات کی بلندی کیلئے دعائیں بھی کی گئی۔

منہاج القرآن لاہور کے قائدین 17 جون 2014 کو ریاستی جبر سے شہادت پانیوالے آصف شہید کی فیملی، غلام رسول شہید، عاصم حسین شہید، تنزیلہ امجد شہید، شازیہ مرتضٰی شہید، عمر صدیق شہید اور صوفی محمد اقبال شہید کے گھر گئے۔ قائدین میں منہاج القرآن لاہور کے امیر حافظ غلام فرید، ناظم لاہور اشتیاق حنیف مغل، راجہ زاہد محمود، حافظ صفدر علی، ساجد اصغر، حاجی عبدالخالق، ڈاکٹر اقبال نور اور دیگر شامل تھے۔

بیرون ملک قائد ڈے تقریبات

کویت: (رپورٹ: کاشف علی): منہاج القرآن انٹرنیشنل کویت کے زیراہتمام مورخہ 23 فروری 2017 کو صالہ افراح، جمیعہ جلیب الشیوخ کے نہایت خوبصورت ہال میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل کویت حاجی عبدالرشید، علامہ عدنان، عرفان عادل، شاہد طفیل ڈار، ماجد دلوی، چوہدری محمد ارشد تبسم جعفر صمدانی، دختر سعید احمد قادری اور حفصہ منیر قادری نے نہایت عمدہ انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کی خدمات کو سراہا اور عوام کے شعور اور تبدیلی نظام کے لیے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم کو یکتا قرار دیا۔

آئرلینڈ: (رپورٹ: فرخ وسیم): منہاج القرآن انٹرنیشنل آئرلینڈ کے زیراہتمام ڈبلن میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66ویں سالگرہ کے حوالے سے سفیر امن سیمینار کا انعقاد کیا گیا جس میں منہاج القرآن آئرلینڈ کے کارکنان کے علاوہ آئرلینڈ کی سیاسی، سماجی، مذہبی، تنظیمات کے قائدین اور پاکستانی کمیونٹی نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار کی صدارت منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے صدر اور مینجنگ ڈائریکٹر سید علی عباس بخاری نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی پاکستان سفارتخانہ کے سفیر ڈاکٹر سید رضوان احمد اور آئرلینڈ کی دوسری بڑی سیاسی جماعت فینا فل کے ترجمان Senator Gerry Horkan نے شرکت کی۔

مقررین میں سید علی عباس بخاری، ڈاکٹر سید رضوان احمد، Senator Gerry Horkan، چوہدرری عمران خورشید، امام جمیل احمد، پیر شیراز حسین قاری، آئی ٹی فینا فال کے چیئرمین اور قدرت اخبار کے چیف ایڈیٹر عمار علی، پیر غلام دستگیر، احمد فیاض شامل تھے۔ مقررین نے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی، سیاسی اور مذہبی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

پاکستانی سفارتخانہ کے سفیر ڈاکٹر سید رضوان احمد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی اسلام اور پاکستان کے لیے کی جانے والی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور منہاج القرآن پوری دنیا میں پاکستان کی نیک نامی کے لیے جو کام کر رہی ہے اسے ہم بہت سراہتے ہیں۔

اٹلی: منہاج القرآن انٹرنیشنل اٹلی کارپی کے زیراہتمام ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مرکز کارپی کے رفقاء و وابستگان کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے خواتین وحضرات نے شرکت کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی، سیاسی اور مذہبی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر منہاج القرآن انٹرنیشنل کارپی علامہ وقار احمد قادری نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

ساؤتھ افریقہ: پاکستان عوامی تحریک جنوبی افریقہ کے زیراہتمام 19 فروری 2017ء کو قائد ڈے تقریبات منعقد ہوئیں:

☆ اس سلسلہ میں محفل سماع پروشیا میں منعقد ہوئی۔ جس میں پاکستان عوامی تحریک و منہاج القرآن انٹرنیشنل جنوبی افریقہ کے عہدیداروں نے شرکت کی۔

☆ کیپ ٹاؤن: جنوبی افریقہ کے شہر اوپنگٹن میں 19 فروری 2017 کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب میں منہاج القرآن انٹرنیشنل اوپنگٹن کے عہدیداران و کارکنان سمیت مقامی کمیونٹی کے افراد شریک تھے۔

☆ منہاج القرآن انٹرنیشنل جوہانسبرگ، جنوبی افریقہ کے زیراہتمام بھی تقریب منعقد ہوئی۔

مہاراشٹرا (انڈیا): منہاج القرآن انٹرنیشنل انڈیا کے زیراہتمام ریاست مہاراشٹرا کے ضلع عثمان آباد کے نواحی شہر کلام میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کے موقع پر درگاہ حضرت حامد علی شاہ افتخاری پر ''عظمت مصطفی و شان اولیاء'' کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں منہاج القرآن انڈیا کے صدر نادعلی مہمان خصوصی تھے۔ شیخ حامد علی شاہ اور دیگر علماء مشائخ کی کثیر تعداد نے بھی کانفرنس میں شرکت کی اور خطابات کیے۔

یورپ: منہاج القرآن انٹرنیشنل کی یورپ بھر میں موجود تنظیمات کے زیراہتمام قائد ڈے سیمینارز، اور علمی وفکری مجالس، دعائیہ تقریبات منعقد ہوئیں جن میں یورپین کونسل کے عہدیداران اور مقامی عہدیداران نے خصوصی شرکت کی۔ ان جملہ پروگرامز میں مقررین نے شیخ الاسلام کی ہمہ جہتی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

eLearning
by Minhaj-ul-Quran International

3 Days Trial

Qualified Staff
One to One Class
Nominal Fee

Online Courses

- Reading Quran
- Qiraat ul Quran
- Irfan ul Quran
- Translation Quran
- Aqaaid Course
- Fiqh Course
- Hadith Course
- Seerat ul Rasool
- Urdu Language
- Arabic Language
- Naat Course
- Hifz ul Quran

For Details:
www.eQuranClass.com
email: elearning@minhaj.org
Ph #: +92-42-35162211 WhatsApp/Viber, imo & Cell: +92-321-6428511

اندرون ملک قائد ڈے تقریبات

سیالکوٹ: منہاج القران یوتھ لیگ کی 10 روزہ قائد ڈے تقریبات کا پہلا مرکزی پروگرام 18 فروری کو سیالکوٹ میں منعقد ہوا، جس میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری مہمان خصوصی تھے۔ رفیق نجم نائب ناظم اعلی منہاج القرآن، ساجد محمود بھٹی مرکزی رہنما پاکستان عوامی تحریک، یوتھ لیگ کے عہدیداروں میں مظہر محمود علوی مرکزی صدر، منصور قاسم اعوان سیکرٹری جنرل، عصمت علی نائب صدر، ملک امجد چاند نائب صدر، انعام مصطفوی ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور دیگر سیاسی و سماجی شخصیت بھی اس موقع پر موجود تھیں۔

تقریب میں سیالکوٹ کے ہزاروں کارکنوں نے شرکت کی۔ قائد ڈے تقریب میں ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی خطاب کیا۔ شاندار پروگرام کے انعقاد پر منہاج القران یوتھ لیگ سیالکوٹ کے صدر چوہدری اشرف گجر اور جنرل سیکرٹری طارق محمود اور انکی پوری ٹیم اور عوامی تحریک سیالکوٹ کے رہنماؤں کو مبارکباد دی۔

فیصل آباد: (رپورٹ: غلام محمد قادری): تحریک منہاج القرآن وجملہ فورمز نے قائدانقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 66 ویں سالگرہ فیصل آباد کے پی پی حلقہ جات میں بھرپور طریقے سے منائی۔ تقریبات میں سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء اور زخمیوں کیلئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ فیصل آباد کے 13 پی پی حلقہ میں 571 تقریبات منعقد ہوئی اور کیک کاٹے گئے۔ پی پی 61 کی مرکزی تقریب سعید ڈجکوٹ میں ہوئی، جس میں PAT یو کے کے صدر شاہد جاوید ملک، پنجاب کے صدر چوہدری بشارت جسپال، رانارب نواز انجم، جلال الدین رومی، رانامحمود الحسن، افضل گل، راناعبدالجبار، غلام محمد قادری، رانا نثار شہزاد نے شرکت کی۔ پی پی63 پی پی64 پی پی 66 پی پی67 پی پی 68 پی پی69 پی پی 70 پی پی 71 میں بھی مرکزی تقریبات ہوئیں۔ ان تقریبات میں پیپلزپارٹی کے سابق ممبر صوبائی اسمبلی رانا آفتاب احمد خاں، پی ٹی اے کے ضلعی رہنماء فیض اللہ کموکا، TMQ کے ضلعی امیر سید ہدایت رسول قادری، راناطاہر سلیم، میاں کاشف محمود، میاں ریحان مقبول، حاجی اشرف قادری، میاں عبدالقادر، مدثر فاروق، محمد آصف عزیز، رائے ساجد حسین، زین العابدین، علامہ عزیز الحسن اعوان، ملک سرفراز قادری، راناغضنفر علی، اللہ رکھانعیم، حاجی امین القادری، راناناصر نوید و دیگر ضلعی ،صوبائی قائدین نے قائدانقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 سالگرہ کے کیک کاٹے اور انکی علم، تحقیق اور امن عالم کیلئے خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

ملتان: تحریک منہاج القرآن ملتان شاہ رکن عالم ٹاون کے زیراہتمام قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے 66 ویں یوم پیدائش کی دعائیہ تقریب 19 فروری 2017ء کو منعقد ہوئی۔ قائد ڈے تقریب میں راؤ محمد عارف رضوی، مخدوم محمد حسن زواری، مخدوم غلام یٰسین زواری، مہر فدا حسین، حاجی ارشد چشتی، یونس جاوید انصاری، محمد ندیم قادری، ارشاد حسین سعیدی، غلام حسین انصاری اور ذوالفقار حامدی نے شرکت کی۔

پاکستان تحریک انصاف کے ممبر صوبائی اسمبلی حاجی جاوید اختر انصاری نے کہا کہ ڈاکٹر طاہرا لقادری نے فروغ امن کے حوالے سے عالمی سطح پر جو کاوشیں کی ہیں وہ قابل تحسین ہیں، وہ حقیقت میں عالمی سفیر امن ہیں۔ پوری دنیا انکی دعوتی، تبلیغی، سیاسی، سماجی اور علمی خدمات کی معترف ہے۔

متحدہ میلاد کونسل کے صدر زاہد بلال قریشی، درگاہ حضرت منشی غلام حسن شہید کے سجادہ نشین مخدوم احسن زواری، پاکستان عوامی تحریک کے ضلعی رہنما میجر محمد اقبال چغتائی، معروف سماجی شخصیت الحاج محمد علی انصاری، تحریک منہاج القرآن شاہ رکن عالم ٹاؤن کے صدر حافظ عبدالرزاق انصاری اور ناظم سجاد نقشبندی انصاری نے اپنے خطابات میں کہا کہ ڈاکٹر

طاہرالقادری پاکستانی قوم کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور وہ دن دور نہیں جب ڈاکٹر طاہرالقادری کی قیادت میں مصطفوی انقلاب کا سویرا طلوع ہوگا۔

پاکپتن: ڈسٹرکٹ پاکپتن شریف کے پانچ پی پی حلقہ جات میں قائد ڈے کی نسبت سے دعائیہ تقریبات و سالگرہ کے 119 پروگرامز سید ابوداؤد شاہ بخاری (ضلعی امیر تحریک منہاج القرآن پاکپتن)، محمد عقیل شہباز ایڈووکیٹ (ناظم تحریک منہاج القرآن پاکپتن) کے زیرنگرانی منعقد کئے گئے۔

پی پی 227 میں قائد ڈے کی 38 تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ اسی طرح پی پی 228 میں قائد ڈے کی 30 تقریبات ہوئیں۔ پی پی229 میں قائد ڈے کے 10 پروگرامز ہوئے۔ جبکہ پی پی 230 میں قائد ڈے کے حوالہ سے 35 پروگرامز کا اہتمام کیا گیا۔ پی پی 231 کے 6 پروگرامز منعقد ہوئے۔

بہاولپور: (رپورٹ: حافظ محمد سجاد): رئیس محمد شعبان فریدی نائب امیر تحریک بہاولپور کی رہائش گاہ پر 19 فروری کو قائد ڈے کی تقریب کا انعقاد ہوا۔ جس میں شہر کی معروف مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیات کے ساتھ کارکنان تحریک کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مہمانان گرامی قدر میں پروفیسر علامہ عون محمد سعیدی بانی تحریک نظام مصطفیٰ، مفتی مطلوب احمد سعیدی صوبائی ناظم منہاج علماء کونسل جنوبی پنجاب، مفتی محمد کاشف صوبائی ناظم تنظیم المدارس، پروفیسر محمد اکبر مصطفوی ممبر ضلعی امن کمیٹی بہاولپور، چوہدری ماجد علی باجوہ صدر تحریک انصاف بہاولپور اور رئیس محمد رمضان چیئرمین UC-21 تھے۔ میزبانی کے فرائض رئیس محمد شعبان فریدی نے ادا کئے۔ علامہ غلام یاسین چشتی، محمد قاسم انصاری، محمد عمران، ڈاکٹر محمد اختر، محمد عتیق الرحمٰن قریشی، ڈاکٹر نذیر احمد نے شیخ الاسلام کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل گفتگو کی۔

حافظ آباد: (رپورٹ: محمد یوسف حضوری): قائد ڈے کی درج ذیل تقریبات حافظ آباد اور ضلع بھر میں نہایت جوش وخروش، عقیدت واحترام سے منائی گئیں:

۱۔ منہاج القرآن یوتھ لیگ کے زیراہتمام صدر یوتھ عامر سلطان کی رہائشگاہ پر تقریب منعقد ہوئی۔

۲۔ محمد یوسف حضوری برادران کے زیراہتمام حافظ عبدالشکور زاہد کی رہائش گاہ نقشبندیہ منزل پر تقریب منعقد کی گئی۔

۳۔ یوسی 6/32 میں محمد یوسف حضوری (ناظم) کے زیراہتمام قائد ڈے کی تقریب ہوئی۔

۴۔ یوتھ لیگ نے رانا پیلس کولو روڈ پر ایک پروقار بھرپور تقریب منعقد کی جس میں محترم سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی کے بھانجے محترم سید برہان حیدر شاہ نے خطاب کیا۔ شہر کی پی پی 105 کے صدر بشیر احمد رحمانی، ضلعی امیر تحریک ملک سلطان، عامر سلطان یوتھ قائد نے بھی خطابات کئے۔

۵۔ 19 فروری کو جملہ ضلعی وتحصیلی قائدین نے ضلع بھر میں منعقدہ نجی وگھریلو تقریبات میں شرکت کی اور کیک کاٹے۔

۶۔ ضلعی صدر PAT ملک شفیق الرحمٰن اعوان کی رہائشگاہ گڑھی اعوان میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی تقریب منعقد کی گئی۔

۷۔ منہاج القرآن اسلامک سنٹر سے متصل رحمان ویڈنگ لان میں تجدید عہد وفا تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں سید محمودالحسن جعفری، محمد رفیق نجم اور PAT کے مرکزی سیکرٹری جنرل خرم نواز گنڈا پور نے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری کی جرات و بہادری اور ان کی علمی وفکری خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ ضلعی امیر تحریک ملک سلطان احمد اور جملہ ضلعی عہدیداران نے سب فورمز کے کارکنان کو اس قدر بھرپور کامیاب تقاریب منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔

ہری پور: تحریک منہاج القرآن ہری پور اور پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام 19 فروری 2017ء کو بینظیر بھٹو ہال ہری پور میں سفیرِ امن سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔ سیمینار میں تحریک منہاج القرآن کے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ احمد نواز

انجم، پاکستان عوامی تحریک یوتھ ونگ کے مرکزی نائب صدر حافظ وقار قادری، پاکستان عوامی تحریک پختونخواہ کے جنرل سیکرٹری راجہ وقار احمد، تحریک منہاج القرآن ہزارہ ڈویژن کے امیر ضیاء الرحمٰن ضیاء، تحریک منہاج القرآن ہری پور کے حاجی غلام شبیر، پاکستان عوامی تحریک ہری پور کے صدر پروفیسر مظہر حسین خیال، علامہ اقبال اکیڈمی لاہو کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، حاجی محمد ارشاد، حاجی عبدالرحمٰن، ملک نوید اختر، یاسر ریاض، محمد مرسلین قادری، صاحبزادہ زاہد کریم، نزاکت خان قادری، سرجہان بغدادی، شوکت قادری، حاجی محمد رضوان، علامہ آصف عزیز اور پروفیسر فاروق احمد سمیت مذہبی اورسیاسی جماعتوں کے وفود اورعوام الناس شریک تھے۔ مقررین نے ڈاکٹر طاہرالقادری کی مجددانہ کاوشوں کوخراج تحسین پیش کیا۔

کراچی: کراچی میں تحریک منہاج القرآن کے مختلف فورمز کے پلیٹ فارم پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کی تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔ 19 اور 20 فروری 2017ء کو منعقدہ ان تقریبات میں عوامی تحریک، منہاج القرآن، یوتھ ونگ اور ویمن لیگ کی قائدین نے شیخ الاسلام کی سالگرہ کے کیک کاٹے۔ اس موقع پر قائدین و کارکنان نے ڈاکٹر طاہرالقادری کی لمبی عمر اور صحت و سلامتی کے لیے دعائیں بھی کیں۔

☆ منہاج القرآن اسلامک سینٹر شاہ فیصل ٹاؤن میں ''یوم تجدید عہد وفا'' سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ناظم تحریک منہاج القرآن مرزا جنید علی، پاکستان عوامی تحریک کراچی کے آرگنائزر اطہر جاوید صدیقی، مفتی مکرم خان قادری، یوتھ ونگ کے صدر فہیم خان، ویمن لیگ کی صدر رانی ارشد، طلبہ ونگ کے جنرل سیکرٹری عرفان یوسف نے خطابات کئے۔

گھوٹکی، ڈھرکی، پنوں عاقل: تحریک منہاج القرآن و پاکستان عوامی تحریک ضلع گھوٹکی، ڈھرکی اور پنوں عاقل کے زیر اہتمام قائد ڈے تقریبات منعقد ہوئیں۔ ان تقاریب میں تحریک منہاج القرآن اُتر سندھ کے امیر مخدوم ندیم احمد ہاشمی، سکھر ڈویژنل کے ناظم محمد اسحاق سمیجو، تحریک منہاج القرآن کے رفقاء و وابستگان سمیت مختلف مذہبی، سماجی اور سیاسی تنظیمات کے نمائندے شریک تھے۔

سکھر: تحریک منہاج القرآن سٹی وتحصیل سکھر کے زیر اہتمام سفیر امن سیمینار کا اہتمام دلشاد ہوٹل سکھر کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت تحریک منہاج القرآن و پاکستان عوامی تحریک اُتر سندھ کے امیر مخدوم سید ندیم احمد ہاشمی نے کی۔ سیمینار میں تحریک منہاج القرآن سکھر ڈویژن کے کوآرڈینیٹر محمد اسحاق سمیجو، آرگنائزنگ کمیٹی کے ممبر غلام رسول جونیجو، صدر ضلع سکھر پیرزادہ میر محمد قادری، سینئر صحافی غیاث الدین، محمد امین کلوڑ، تحریک منہاج القرآن خیر پور کے سرپرستِ اعلیٰ علامہ عبدالحفیظ قادری الازہری، سلیم سہتو سمیت تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک کے کارکنان شریک تھے۔

کھپرو: تحریک منہاج القرآن کھپرو کے زیر اہتمام تقریب منعقد کی گی، جس میں صوبائی کوآرڈینٹر اپر سندھ عبدالستار چوہان، امیر تحریک منہاج القرآن ضلع سانگھڑ سید زاہد علی شاہ اور صدر مصطفوی سٹوڈنٹ موومنٹ ضلع سانگھڑ محمد طیب قادری، صدر تحریک منہاج القرآن کھپرو شوکت علی خان قائمخانی، ناظم تحریک منہاج القرآن کھپرو احمد رضا منہاجین، ناظم میمبر شپ ممتاز ملاح، رفقاء اور وابستگان نے شرکت کی۔

میر پور: تحریک منہاج القرآن میر پور کے زیر اہتمام 19 فروری 2017ء کو تقریب منعقد کی گئی، جس تحریک کے علاقائی قائدین و کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ حافظ احسان الحق صدر تحریک، امیر تحریک منہاج القرآن میر پور قاری شاہد محمود قادری، بشارت علی چوہدری اور منہاج القرآن یوتھ لیگ کے راہنما حافظ محمد ناصر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام وہ ہستی ہیں جنہوں نے اُمت کے لیے اسلام اور امن کا جو نصاب 1200 کتب کی شکل میں دیا۔ وہ رہتی دنیا تک اپنی روشنی سے منور کرتا رہے گا۔ دعائیہ کلمات محمد الیاس ملنگی نے ادا کیے۔

دھیر کوٹ۔ آزاد کشمیر: تحریک منہاج القرآن چڑالہ اور جموں کشمیر عوامی تحریک چڑالہ تحصیل دھیر کوٹ کے زیر اہتمام قائد ڈے انتہائی تزک و احتشام کے ساتھ منایا گیا۔ یوسی کھیالہ کے ناظم قاری زاہد حسین قادری نے حسن نظامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ تقریب کی صدارت حاجی تاج عباسی بزرگ راہنما تحریک منہاج القرآن نے کی جبکہ مہمان خصوصی نائب صدر جموں و کشمیر عوامی تحریک غربی باغ دھیر کوٹ سردار ریاض احمد عباسی تھے۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

تحصیل کوٹ مومن (سرگودھا): 19 فروری کو تین پروگرامز منعقد ہوئے: محترم ظل حسنین ہنجرا ناظم تحریک تحصیل کوٹ مومن کے ڈیرے پر، مسجد فیضان یارسول اللہ ہجن میں میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس بسلسلہ قائد ڈے اور منہاج القرآن گرلز ماڈل ہائی سکول کوٹ مومن میں سفیر امن سیمینار کے نام سے پروگرامز منعقد ہوئے۔ سیمنار میں مہمان خصوصی چوہدری اسامہ غیاث احمد میلہ اور ضلعی قیادت میں سے ملک غلام حسین صاحب، ملک محمد افضل صاحب اور سید محسن رضا شاہ صاحب نے شرکت کی۔ خصوصی خطاب علامہ ثناء اللہ ربانی نے کیا۔ بعد میں تحصیل کوٹ مومن کے اسیران اور زخمی کارکنوں کو میڈل پہنائے گئے۔

☆ 19 فروری کے موقع پر قائد محترم کو تحفہ 6 تاحیات رفقاء، 6 نئے رفقاء، 10 ڈیفالٹر کی بحالی کا تحفہ دیا۔ شمالی پنجاب میں مختار احمد بھٹی کو انفرادی کارکردگی کے حوالے سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے دست مبارک سے دوسری پوزیشن کی شیلڈ ملی۔

شیخوپورہ: پاکستان عوامی تحریک و تحریک منہاج القرآن گجیانہ نو پی پی 169 کے زیراہتمام ڈاکٹر طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کے موقع پر ''جشن طاہر صوفی نائٹ'' کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر لوک گلوکاروں حسنین اکبر قادری اور محمد اسلم باھو نے عارفانہ کلام پیش کیے۔

گوجرہ (ٹوبہ ٹیک سنگھ): پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القران گوجرہ کے زیر اہتمام 28 فروری 2017 کو پرل میرج ہال گوجرہ میں تقریب منعقد ہوئی۔ تقریب میں تحریک منہاج القرآن کے مرکزی نائب ناظم اعلیٰ تنظیمات انجینئر محمد رفیق نجم، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے مرکزی صدر عرفان یوسف، پاکستان تحریک انصاف گوجرہ کے رہنما میاں محمد طارق، نیشنل مسلم لیگ کے سربراہ امجد علی وڑائچ، منہاج القرآن ویمن لیگ گوجرہ کی ناظمہ عائشہ انقلابی سمیت پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القران گوجرہ کے عہدیداران و کارکنان اور مقامی علمائے کرام نے شرکت کی۔

دولتالہ: تحریک منہاج القرآن اور پاکستان عوامی تحریک دولتالہ کے زیر اہتمام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کے موقع پر ''سفیر امن کانفرنس'' کا انعقاد منہاج اسلامک سنٹر دولتالہ میں کیا گیا۔ جس میں حضرت علامہ محمد فیاض بشیر قادری مرکزی نائب ناظم دعوت دعوت نے خصوصی خطاب کیا۔ چوہدری محمد جمیل قادری امیر منہاج ایشین کونسل ساؤتھ کوریا، سلطان نعیم کیانی صدر پاکستان عوامی تحریک ضلع راولپنڈی، انار خان گوندل امیر تحریک منہاج القرآن ضلع راولپنڈی، سید قلب عباس چیئرمین یونین کونسل دولتالہ، میاں عامر رحمٰن چیئرمین یونین کونسل گلیانہ، ثقلین اعجاز جنجوعہ چیئرمین یونین کونسل جھونگل، چوہدری محمد اسحاق وائس چیئرمین جھونگل، محمود الحق قریشی اور دیگر سیاسی و سماجی شخصیات شامل تھیں۔

چکوال: پریس کلب چکوال میں قائد ڈے تقریب منعقد ہوئی، جس کی صدارت نائب ناظم اعلیٰ رانا محمد ادریس قادری نے کی۔ تحریک منہاج القرآن کے تمام فورمز پاکستان عوامی تحریک، منہاج القرآن علما کونسل، منہاج القرآن یوتھ لیگ، منہاج القرآن ویمن لیگ اور ایم ایس ایم کے عہدیدارن نے ضلع بھر سے نمائندگی کی۔ نائب ناظم اعلیٰ علامہ رانا محمد ادریس نے ڈاکٹر طاہرالقادری کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ پروگرام میں ڈاکٹر سہیل جنجوعہ، توقیر اعوان، حافظ مبشر اکرم، ایم ایس ایم کے مرکزی راہنما محمد نفیس اور ویمن لیگ کی ناظمہ رافعہ عروج ملک نے بھی خطاب کیا۔

اعلیٰ کارکردگی کی حامل تنظیمات

امسال بھی پنجاب بھر میں ہزاروں قائد ڈے تقریبات منعقد ہوئیں۔ اعلیٰ کارکردگی کی حامل تنظیمات کو محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی مبارکباد دی۔ اعلیٰ کارکردگی کے حامل اضلاع درج ذیل ہیں:

۱۔نارووال، ۲۔فیصل آباد، ۳۔ جھنگ، ۴۔ٹوبہ ٹیک سنگھ، ۵۔سرگودھا، ۶۔جہلم، ۷۔راولپنڈی، ۸۔ ڈیرہ اسماعیل خان

☆ اعلیٰ کارکردگی کی حامل تحصیلات درج ذیل ہیں:

۱۔ پی پی 61، ۲۔گوجرہ، ۳۔احمد پور سیال، ۴۔شکر گڑھ، ۵۔جہلم، ۶۔دینہ، ۷۔سلانوالی، ۸۔سرگودھا سٹی، ۹۔ پہاڑ پور

سنٹرل پنجاب: (رپورٹ: قاری ریاست علی) تحریک منہاج القرآن سنٹرل پنجاب کے 10 اضلاع نے قائد ڈے تقریبات اور تنظیمی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا جن میں نارووال، فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، حافظ آباد، قصور، سمندری، شیخوپورہ اور پاکپتن شریف شامل ہیں۔ ان تنظیمات کے اعزاز میں ایک روحانی ٹور ترتیب دیا گیا۔ روحانی ٹور کی قیادت انجینئر محمد رفیق نجم نائب ناظم اعلیٰ کوآرڈینیشن نے کی۔ روحانی ٹور کا آغاز 2 اپریل بروز اتوار صبح 9 بجے مزار اقدس حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین قادریؒ سے ہوا اور پھر بالترتیب حضرت طاہر بندگی، حضرت میاں میر، حضرت سخی لال حسین شاہ، حضرت میراں حسین زنجانی، حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، حضرت پیر مکی اور حضور داتا گنج بخش رحمھم اللہ پر حاضری دی۔ حاضری کے دوران تلاوت، نعت شریف، درود وسلام اور ذکر کی محافل منعقد کی گئیں۔ اس ٹور میں خصوصی طور پر شیخ الاسلام کی صحت وسلامتی اور درازی عمر کی دعائیں کی گئیں۔ ❁❁❁❁❁

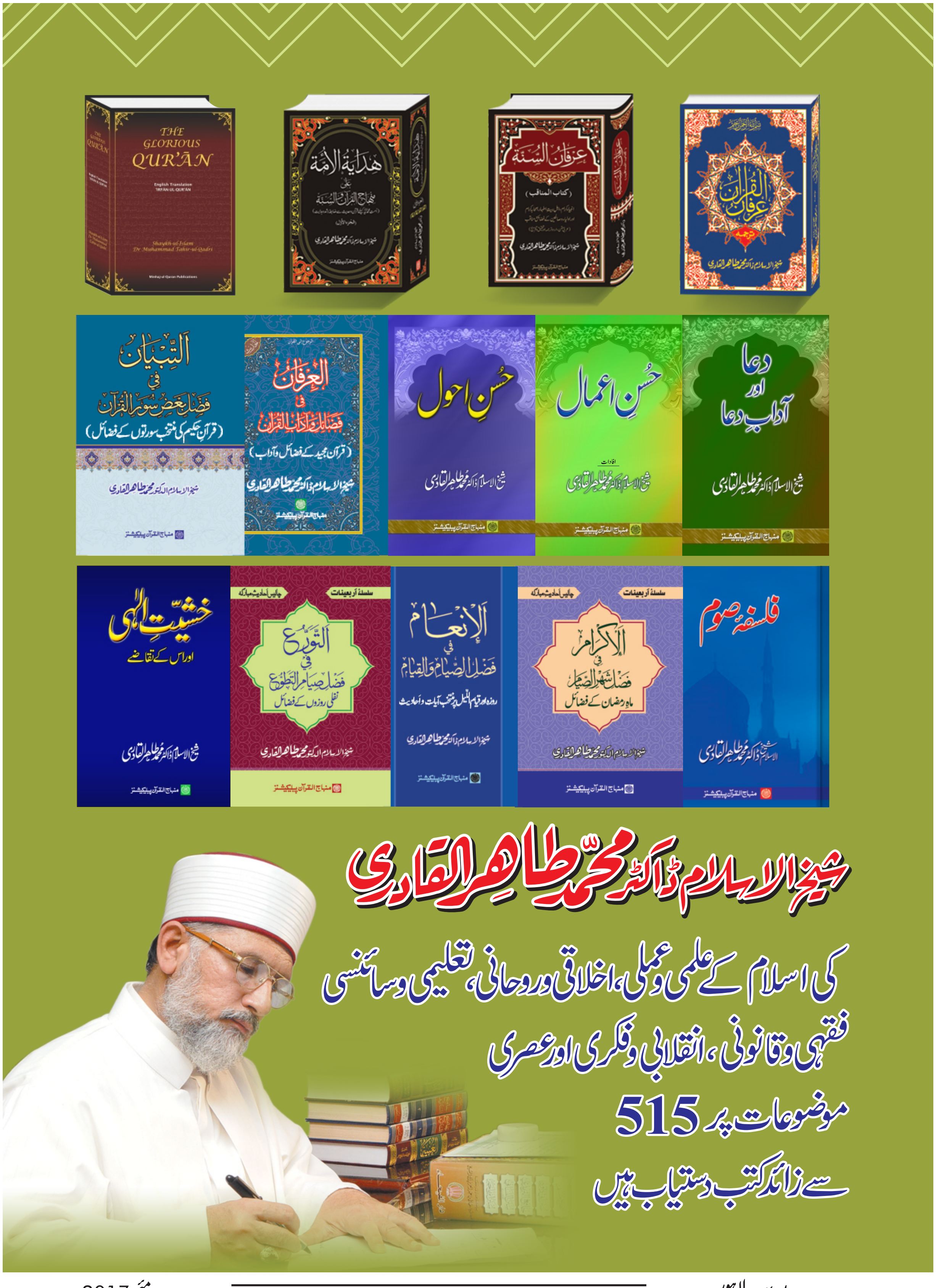
THE GLORIOUS QUR'ĀN
هداية الأمة على منهاج القرآن والسنة
عرفان السنة
عرفان القرآن
التبيان في فضل بعض سور القرآن
(قرآن حکیم کی منتخب سورتوں کے فضائل)
العرفان في فضائل وآداب القرآن
(قرآن مجید کے فضائل و آداب)
حسنِ احوال
حسنِ اعمال
دعا اور آدابِ دعا
خشیتِ الٰہی اور اس کے تقاضے
التورّع في فضل صيام التطوع
نفلی روزوں کے فضائل
الإنعام في فضل الصيام والقيام
الإكرام في فضل شهر الصيام
ماہِ رمضان کے فضائل
فلسفۂ صوم
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
کی اسلام کے علمی و عملی، اخلاقی و روحانی، تعلیمی و سائنسی
فقہی و قانونی، انقلابی و فکری اور عصری
موضوعات پر 515
سے زائد کتب دستیاب ہیں

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
MAY-2017
LAHORE
Regd CPL No.41

ہمارا عزم، ہمارا کام
تعلیم، صحت، فلاح عام

آپکی زکوٰۃ
غریبوں اور محتاجوں
کی زندگی بدل سکتی ھے

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے جاری منصوبہ جات
ذہین اور مستحق طلباء و طالبات کے لیے سکالرشپس
اجتماعی شادیاں (1219)
غریب اور مستحق خاندانوں کی کفالت
فراہمی آب کے منصوبہ جات
آغوش (Orphan Care Home)

منہاج کالج برائے خواتین (خانیوال) کی تعمیر

آئیے اس کارِ خیر میں حصّہ ڈالیے
آپ اپنی زکوٰۃ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے
فریڈم اکاؤنٹ نمبر 01977900163103 حبیب بینک لمیٹڈ (فیصل ٹاؤن برانچ، لاہور)
میں بذریعہ آن لائن، چیک یا ڈرافٹ جمع کرا سکتے ہیں۔

رابطہ: منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن 366۔ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 0092-42-35168365 فیکس: 0092-42-35168184 e-mail:info@welfare.org.pk www.welfare.org.pk